Digitized By Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ
خالد
ربوہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فاستبقوا الخیرات

تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی" (المصلح الموعودؓ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۶ ——— شمارہ ۴

تبلیغ ۱۳۵۸ ہش

فروری ۱۹۷۹ء

ایڈیٹر

حافظ مظفر احمد

نائبین

محمد الیاس منیر — سید حسین احمد — ہدایت اللہ ناصر

• پبلشر: محمد شفیق قیصر • پرنٹر: سید عبد الحی

• مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ • مقام اشاعت

— دفتر ماہنامہ خالد۔ دار الصدر جنوبی ربوہ —

فہرس

• اداریہ

دعویٰ مصلح موعود کے متعلق حلفیہ اعلان — صفحہ ۲

• انٹرویوز

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے بیرونی بھائیوں کے تاثرات — صفحہ ۶

• سیرۃ و سوانح

حضرت المصلح الموعودؓ کی زندگی کا مختصر خاکہ — صفحہ ۹

• رپورتاژ

ہمارا جلسہ سالانہ — صفحہ ۱۵

• مہدی علیہ السلام کی پیشگوئیاں

پیشگوئی مصلح موعودؓ — صفحہ ۱۸

انقلاب ایران کی پیشگوئی — صفحہ ۲۲

• خدام الاحمدیہ کے عہدیداروں کو کس طرح کام کرنا چاہیئے؟ — صفحہ ۲۵

• مطالعہ مذاہب

امریکہ میں بلیک مسلم تحریک کا ماضی و حال — صفحہ ۳۳

• شکاریات

باتیں جنگل کی — صفحہ ۴۱

رپورٹ سالانہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ — صفحہ ۴۵

• منظومات

حضرت مصلح موعودؓ کی یادیں — صفحہ ۲۴

قیمت سالانہ پندرہ روپے ۔ فی پرچہ [illegible]

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دعویٰ مصلح موعود کے متعلق حلفیہ اعلان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو بڑی دعاؤں کے بعد خدا تعالیٰ سے خبر پا کر بطور نشان ایک عظیم الشان پیشگوئی فرمائی کہ آپ کے ہاں ۹ سال کے اندر ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا میں پھیلائے گا۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ کی قدرت اور اس کی قربت اور رحمت کا وہ ایک زندہ نشان ہوگا۔

چنانچہ پیشگوئی کے مطابق وہ عظیم فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوا۔ یہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد تھے۔ جو جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ ہوئے۔ آپ نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر اس پیشگوئی کے ۵۸ سال بعد ۱۹۴۴ء میں "مصلح موعود" ہونے کا اعلان فرمایا۔

۲۸ دسمبر ۱۹۴۴ء کے جلسہ سالانہ پر قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے دعویٰ مصلح موعود کے متعلق تقریر فرمائی۔ اس طویل خطاب کا آخری حصہ پیش کیا جاتا ہے جو دعویٰ مصلح موعود کے حلفیہ اعلان۔ مخالفین کو دعوتِ مباہلہ اور جماعت کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانے پر مشتمل ہے۔

حضور نے فرمایا:-

"میں کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور مجھے ہی اللہ تعالیٰ نے ان پیشگوئیوں کا مورد بنایا ہے۔ جو ایک آنے والے موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائیں جو شخص سمجھتا ہے کہ میں نے افتراء سے کام لیا ہے یا اس بارہ میں جھوٹ اور کذب بیانی کا ارتکاب کیا ہے وہ آئے اور اس معاملہ میں میرے ساتھ مباہلہ کرلے۔ اور یا پھر اللہ تعالیٰ کی مؤکد بعذاب قسم کھا کر اعلان کر دے۔ کہ اسے خدا نے کہا ہے کہ میں جھوٹ سے کام لے رہا ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ خود بخود اپنے آسمانی نشانات سے فیصلہ فرما دے گا۔ کہ کون کاذب ہے اور کون صادق ....

.... خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم سے وہ پیشگوئی جس کے پورا ہونے کا ایک لمبے عرصے سے انتظار کیا جا رہا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق اپنے الہام اور اعلام کے ذریعہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مجھے بتا دیا ہے کہ وہ پیشگوئی میرے وجود میں پوری ہو چکی ہے اور اب دشمنانِ اسلام پر خدا تعالےٰ نے کامل حجت کر دی ہے۔ اور ان پر یہ امر واضح کر دیا ہے کہ اسلام خدا تعالیٰ کا سچا مذہب، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالےٰ کے سچے فرستادہ ہیں۔ جھوٹے ہیں وہ لوگ جو اسلام کو جھوٹا کہتے ہیں۔ کاذب ہیں وہ لوگ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کاذب کہتے ہیں خدا نے اس عظیم الشان پیشگوئی کے ذریعہ اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت لوگوں کے سامنے پیش کر دیا ہے .... وہ علم جو خدا نے مجھے عطا فرمایا اور وہ چشمۂ روحانی جو میرے سینہ میں پھوٹا وہ خیالی یا قیاسی نہیں ہے بلکہ ایسا قطعی اور یقینی ہے کہ مَیں ساری دنیا کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر اس دنیا کے پردہ پر کوئی شخص ایسا ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اُسے قرآن سکھایا گیا ہے تو مَیں ہر وقت اس سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن مَیں جانتا ہوں آج دنیا کے پردہ پر سوائے میرے اور کوئی شخص نہیں جسے خدا کی طرف سے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا گیا ہو۔ خدا نے مجھے علمِ قرآن بخشا ہے اور اس زمانہ میں اس نے قرآن سکھانے کے لئے مجھے دنیا کا استاد مقرر کیا ہے۔ خدا نے مجھے اس غرض کے لئے کھڑا کیا ہے کہ مَیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں۔ اور اسلام کے مقابلہ میں دنیا کے تمام باطل ادیان کو ہمیشہ کی شکست دے دوں۔ دنیا زور لگا لے، وہ اپنی تمام طاقتوں اور جمعیتوں کو اکٹھا کر لے۔ عیسائی بادشاہ بھی اور ان کی حکومتیں بھی مل جائیں۔ یورپ بھی اور امریکہ بھی اکٹھا ہو جائے دنیا کی تمام بڑی بڑی مالدار اور طاقتور قومیں اکٹھی ہو جائیں۔ اور وہ مجھے اس مقصد میں ناکام کرنے کے لئے متحد ہو جائیں پھر بھی مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں ناکام رہیں گی۔ اور خدا میری دعاؤں اور تدابیر کے سامنے اُن کے تمام منصوبوں اور مکروں اور فریبوں کو ملیا میٹ کر دے گا۔ اور خدا میرے ذریعہ سے یا میرے شاگردوں اور اتباع کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے طفیل اور صدقے اسلام کی عزت کو قائم کرے گا۔ اور اس وقت تک دنیا کو نہیں چھوڑے گا۔ جب تک اسلام پھر اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا میں قائم نہ ہو جائے اور جب تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پھر دنیا کا زندہ نبی تسلیم نہ کر لیا جائے۔

اے میرے دوستو! مَیں اپنے لئے کسی عزت کا خواہاں نہیں نہ جب تک خدا تعالیٰ مجھ پر ظاہر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کرے کسی مزید عمر کا امیدوار۔ ہاں خدا تعالیٰ کے فضل کا میں امیدوار ہوں اور مَیں کامل یقین رکھتا ہوں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی عزت کے قیام میں اور دوبارہ اسلام کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے اور مسیحیت کے کچلنے میں میرے گذشتہ یا آئندہ کاموں کا انشاء اللہ بہت کچھ حصّہ ہوگا۔ اور وہ ایڑیاں جو شیطان کا سر کچلیں گی اور مسیحیت کا خاتمہ کرینگی ان میں سے ایک ایڑی میری بھی ہوگی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

مَیں اس سچائی کو نہایت کھلے طور پر ساری دنیا کے سامنے پیش کرتا ہوں یہ آواز وہ ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی آواز ہے یہ مشیّت وہ ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی مشیّت ہے یہ سچائی نہیں ٹلے گی، نہیں ٹلے گی اور نہیں ٹلے گی۔ اسلام دنیا پر غالب آکر رہے گا مسیحیت دنیا میں مغلوب ہو کر رہے گی۔ اب کوئی سہارا نہیں جو عیسائیت کو میرے حملوں سے بچا سکے۔ خدا میرے ہاتھ سے اس کو شکست دے گا اور یا تو میری زندگی میں ہی اس کو اس طرح کچل کر رکھ دیگا کہ وہ سر اٹھانے کی بھی تاب نہیں رکھے گی اور یا پھر میرے بوئے ہوئے بیج سے وہ درخت پیدا ہوگا جس کے سامنے عیسائیت ایک خشک جھاڑی کی طرح مرجھا کر رہ جائے گی۔ اور دنیا میں چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا انتہائی بلندیوں پر اڑتا ہوا دکھائی دیگا۔

مَیں اس موقعہ پر جہاں آپ لوگوں کو یہ بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کو پورا کر دیا جو مصلح موعود کے ساتھ تعلق رکھتی تھی وہاں مَیں آپ لوگوں کو اُن ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں جو آپ لوگوں پر عائد ہوتی ہیں۔ آپ لوگ جو میرے اس اعلان کے مصدق ہیں۔ آپ کا اوّلین فرض یہ ہے کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک اسلام اور احمدیت کی فتح اور کامیابی کے لئے بہانے کو تیار ہو جائیں۔ بیشک آپ لوگ خوش ہو سکتے ہیں کہ خدا نے اس پیشگوئی کو پورا کیا بلکہ مَیں کہتا ہوں۔ آپ کو یقیناً خوش ہونا چاہیئے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود لکھا ہے کہ تم خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی پس مَیں تمھیں خوش ہونے سے نہیں روکتا۔ مَیں تمھیں اُچھلنے اور کودنے سے نہیں روکتا بیشک تم خوشیاں مناؤ۔ اور خوشی سے اُچھلو اور کُودو۔ لیکن مَیں کہتا ہوں اس خوشی اور اُچھل کُود میں تم اپنی ذمہ داریوں کو فراموش مت کرو۔ جس طرح خدا نے مجھے رؤیا میں دکھایا تھا کہ مَیں تیزی کے ساتھ بھاگتا چلا جا رہا ہوں۔ اور زمین میرے پیروں کے نیچے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سمٹتی جا رہی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے الہاماً میرے متعلق یہ خبر دی ہے کہ میں جلد جلد بڑھونگا پس میرے لئے یہی مقدر ہے کہ میں سُرعت اور تیزی کے ساتھ اپنا قدم ترقیات کے میدان میں بڑھاتا چلا جاؤں۔ مگر اس کے ساتھ ہی آپ لوگوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنے قدم کو تیز کریں اور اپنی سُست روی کو ترک کر دیں۔ مبارک ہے وہ جو میرے قدم کے ساتھ اپنے قدم کو ملاتا اور سُرعت کے ساتھ ترقیات کے میدان میں دوڑتا چلا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ رحم کرے اس شخص پر جو سُستی اور غفلت سے کام لے کر اپنے قدم کو تیز نہیں کرتا اور میدان میں آگے بڑھنے کی بجائے منافقوں کی طرح اپنے قدم کو پیچھے ہٹا لیتا ہے۔ اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو، اگر تم اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر سمجھتے ہو تو قدم بقدم اور شانہ بشانہ میرے ساتھ بڑھتے چلے آؤ۔ تا کہ ہم کفر کے قلب میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا گاڑ دیں اور باطل کو ہمیشہ کے لئے صفحۂ عالم سے نیست و نابود کر دیں۔ اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ زمین اور آسمان ٹل سکتے ہیں مگر خدا تعالےٰ کی باتیں کبھی ٹل نہیں سکتیں"

(الموعود۔ تقریر جلسہ سالانہ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۴ء)

بقیہ صفحہ ۹: آپ نے بتایا کہ میں ایک مختصر سا تعلیمی زمانہ قادیان میں گزار چکا ہوں علاوہ ازیں میں نے انڈونیشیا کی حکومت کی طرف سے کراچی، بمبئی اور کابل میں بطور کونسلر اور ناظم الامور خدمات بھی سرانجام دی ہیں ـــــ آپ نے انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کے حالات کے متعلق بتایا کہ اس وقت ۲۴ صوبوں میں باقاعدہ جماعتیں قائم ہیں تبلیغ و تربیت کا کام جاری ہے نیز آپ نے یہ خوشخبری بھی سنائی کہ قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر انڈونیشین زبان میں مکمل ہو چکا ہے اور اس کے دس پارے شائع ہو کر عوام کے ہاتھوں میں پہنچ چکے ہیں آپ نے اس بات کا اظہار فرمایا کہ بیرونی ممالک سے ہمارا یہاں (ربوہ) آنا حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا ثبوت ہے جبکہ آپ نے قریباً ایک صدی قبل اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اعلان کیا تھا۔ یَأْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَأْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ - اہل ربوہ کی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مہمانان حضرت مسیح موعود کے لئے بے لوث خدمات کو سراہتے ہوئے فرمایا۔ بہت عمدگی سے سب کام وقت پر ہوتے رہے جلسہ کے دوران نظم و ضبط نہایت عمدہ تھا۔ جب آپ سے یہ پوچھا گیا کہ آپ کو کسی قسم کی کوئی تکلیف تو نہیں پہنچی تو بیساختہ آپ کی زبان سے نکلا no complain حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے بارہ میں اپنے تاثرات کے بیان میں فرمایا کہ حضور ہمارے ساتھ پدرانہ شفقت سے پیش آتے رہے نیز آپ ہمارے بہت سے سوالات کے نہایت ہی شفیقانہ اور تسلی بخش جوابات دیتے رہے۔ آپ نے اہل ربوہ سے اپیل کی کہ وہ ربوہ میں مزید درخت لگا کر جہاں اسے خوبصورت بنائیں وہ اس سے گرد و غبار کو بھی دور کریں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

انٹرویو

جلسہ سالانہ پر تشریف لانیوالے بیرونی ممالک کے احمدی بھائیوں کے تأثرات

امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قریباً تیرہ ممالک کے سوا سو احمدی بھائیوں نے شرکت کی جو خاص ان ممالک کے باشندے تھے۔ ان میں سے بعض کے ساتھ ملاقات کر کے اور بعض سے تحریری سوالناموں کے ذریعہ کچھ تأثرات اکٹھے کئے گئے۔ جو قارئین کی دلچسپی کیلئے پیش ہیں۔ (ادارہ)

جناب یحییٰ شریف عبداللہ نیشنل قائد مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ: - آپ پہلی مرتبہ ربوہ تشریف لائے آپ نے ۱۹۵۷ء میں احمدیت قبول کی۔ حضور ایدہ اللہ سے اپنی ملاقات کے بارہ میں استفسار پر آپ نے بتایا کہ حضور سے ذاتی ملاقات اور ہر نماز پر حضور کی اقتداء میں حاضر ہونا بذاتِ خود ایک سرور انگیز اثر رکھتا ہے آپ جماعت کے لئے ایک چٹان کی حیثیت رکھتے ہیں آپ ایسے نور ہیں جن کے ذریعہ خدا مسیح موعودؑ کی جماعت کو ترقی کی طرف گامزن کر رہا ہے۔ آپ نے جلسہ سالانہ کے انتظامات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے مختلف انتظامات دیکھنے کا موقع ملا۔ جن میں رہائش گاہیں اور لنگر شامل ہیں۔ تمام انتظامات باوجود مہمانوں کی کثرت کے نہایت اعلیٰ تھے۔ رضا کار بڑے ہی سکون اور بشاشت کے ساتھ خدمت کر رہے تھے۔ میں نے کوئی نامناسب بات یا کوئی جھگڑا ہوتے نہیں دیکھا۔ جلسہ کی تقاریر ہم تک ترجمان حضرات کے ذریعہ پہنچائی جاتی رہیں۔ عالمی زبانوں کے اجلاس کے باعث پروگرام میں مناسب توازن پیدا کیا گیا تھا جسے اکثر لوگوں نے پسند کیا۔ ربوہ کے باسی بہت تعاون کرنے والے اور ایک خاندان کے افراد کی طرح فدائی احمدی ہیں۔ خدمت پر مامور رضا کاروں کے بارہ میں آپ نے کہا کہ ایسے معلوم ہوتا ہے وہ ہمارے محافظ فرشتے تھے جو جماعت کے بارہ میں ہمارے سوالات کے بھی نہایت عمدہ جوابات دیتے رہے۔ اور کبھی کوئی تکلیف یا مشکل پیدا نہیں ہونے دی۔

مکرم محمد حنیف صاحب انڈونیشیا: - آپ اس سے قبل بھی ربوہ تشریف لا چکے ہیں۔ آپ پیدائشی احمدی ہیں آپ جلسہ سے بہت متأثر تھے۔ آپ نے اس کا اظہار یوں کیا کہ میرا تأثر ناقابلِ فراموش ہے اور میں نے اپنے آپ کو مطہر کرنے کا عزم کیا ہے خصوصاً حضرت صاحب کی زیارت کے بعد تو میرے اندر ایک زبردست تبدیلی پیدا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہو گئی ہے۔ اور یہ ملاقات مجھ میں بہت ہی اعلیٰ اثر اور کشش کا باعث ہوئی۔

آپ نے کہا کہ میں آپ لوگوں کی میزبانی کو کبھی بھول نہیں سکتا۔ خدمتگار نہایت مستعد، مہمان نواز اور تابعدار تھے۔ ان کا انتظام بہت اعلیٰ اور عمدہ ہے سارے کھانے ہی اچھے تھے پسند آئے۔

جناب اسمٰعیل بی کے اڈو کھاسی۔ غانا:۔ آپ پہلی مرتبہ ربوہ تشریف لائے تھے۔ آپ پیدائشی احمدی ہیں۔ آپ نے جلسہ کے متعلق فرمایا کہ میں اس سے بے حد متاثر ہوا ہوں۔ نیز تجویز کے رنگ میں فرمایا۔ کہ کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ خود بخود ترجمہ کرنے والی مشین لگائی جائے جو کہ اردو مقررین کی تقاریر دنیا کی بڑی زبانوں میں ترجمہ کر کے نشر کر سکے۔ آپ نے اہلِ ربوہ کو بہت مہمان نواز دوست اور خدمت گزار قرار دیا آپ نے بتایا کہ رہائش کے متعلق مجھے ہرگز کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ کے نورانی چہرہ اور مسکراہٹ سے تو میں چونک ہی اٹھا اور مجھے برکت اور سکون حاصل ہوا۔ آخر میں رضا کاروں کے متعلق فرمایا۔ خدمت کرنیوالوں نے بہت ہی عمدہ طور پر ہماری خدمت کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

جناب نورالدین نمائندہ سپین:۔ آپ دراصل امریکہ کے رہنے والے ہیں پیدائشی عیسائی تھے ۱۹۷۲ء میں آپنے اسلام قبول کیا۔ ابتداءً آپ کو خدا تعالیٰ کے بارہ میں جستجو ہوئی تو مسلمانوں سے رجوع کیا مختلف مسلمان فرقوں سے اس بارہ میں معلومات حاصل کیں۔ مگر فرقوں کے باہمی اختلاف کے باعث کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکے کہ سچا اسلام کون پیش کرتا ہے۔ بالآخر امریکہ میں جماعت احمدیہ کے واشنگٹن مشن سے آپ کا رابطہ ہوا۔ احمدی مبلغ نے بڑے اخلاص کے ساتھ اور تفصیل سے آپ کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے بارہ میں سمجھایا پہلی ملاقات میں ہی آپ بہت متاثر ہوئے۔ اس طرح آپکو مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے دعویٰ کے بارہ میں علم ہوا۔

آپ نے بتایا کہ میں احمدیت کے بارہ میں مطالعہ اور گفتگو کے ذریعہ معلومات حاصل کرتا رہا اور چند ہی ہفتوں میں احمدیت کی صداقت کا قائل ہو گیا۔ مگر مجھے ذہنی، اخلاقی اور روحانی ہر لحاظ سے ایک زبردست تبدیلی اپنے اندر پیدا کرنی تھی۔ پرانے ماحول اور معاشرہ کو خیرباد کہنا تھا۔ چنانچہ میں نے اسلام کی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ نماز سیکھی۔ روزے رکھنے شروع کئے۔ اور دعا کی۔ میرا احساس یہ تھا کہ پہلے میں اندھیرے میں تھا، اور اب قبول اسلام کے بعد میری زندگی میں روشنی پیدا ہو گئی ہے۔ احمدی بھائیوں کے مشورہ سے میرا نام جماعت احمدیہ کے پہلے خلیفہ کے نام پر نورالدین رکھا گیا۔

میں نے بڑے نشان دیکھے۔ ایک نشان تو یہ ہے کہ قبول اسلام کے چھ ماہ بعد ہی ۱۹۷۳ء میں مجھے بیت اللہ شریف کا حج کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ میرے لئے یہ معجزہ سے کم نہ تھا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

میری شادی بھی معجزانہ طور پر ہوئی - میں امریکہ میں ہی تھا کہ جرمنی کے مبلغ کے ذریعہ ماریشس کی ایک احمدی خاتون سے رشتہ کی بات شروع ہوئی - چنانچہ ان کے والد سے اجازت کے بعد ہماری شادی کی تقریب لندن میں منعقد ہوئی - میں امریکہ سے اور میری ہونے والی بیوی ماریشس سے لندن پہنچیں - اور اس طرح ہماری شادی ہوئی شادی کے کچھ عرصہ بعد ہم امریکہ چلے گئے -

آجکل آپ سپین میں ذرائع ابلاغ (خصوصاً ریڈیو - ٹی وی) کے بارہ میں سپین بلکہ قائم امریکہ کی ایک یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں آپ کی اہلیہ بھی جلسہ پر آپ کے ساتھ آئی تھیں -

جناب ظہور محمد داؤد آف ہالینڈ: - آپ پیدائشی احمدی ہیں - پہلے پہل سرینام میں رہتے تھے اب عرصہ ۷ اسال سے ہالینڈ میں مقیم ہیں - آپ کا ربوہ آنے کا یہ پہلا موقعہ ہے جلسہ کے متعلق اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ تقاریر نہایت روح پرور تھیں - ربوہ کے بارہ میں کہا کہ لوگ بہت اچھے ہیں تاہم صفائی کا معیار بہتر کرنے کی ضرورت ہے - آپ نے بتایا کہ پاکستانی کھانوں میں سے مجھے پلاؤ اور فرنی بہت پسند آئی ہے - ہمارے میزبانوں نے خوب محنت سے ہماری خدمت کی - وہ بہت اچھے اور مہربان تھے - خوراک کے بارہ میں چنداں دقت پیش نہ آئی - حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سے ملاقات کے بارہ میں استفسار پر انہوں نے بتایا کہ ملاقات نہایت پُر اثر تھی -

جناب صدر الدین یحییٰ پونتو جکارتہ سابق کونسلر و ناظم الامور انڈونیشیا - اس سے قبل بھی آپ متعدد مرتبہ ربوہ تشریف لاچکے ہیں - آپ پیدائشی مسلمان ہیں آپ نے محمد الیاس منیر نائب مدیر خالد کے ساتھ ایک انٹرویو میں بتایا کہ ۱۹۳۱ء کی بات ہے جبکہ میں اپنے وطن "سولاویسی" میں مقیم تھا بچپن کی عمر تھی میں نے ایک خواب دیکھی کہ حضرت مسیح موعودؑ دور کھڑے ہیں اور مجھے بار بار اپنی طرف بلا رہے ہیں اور فرماتے ہیں میرے پاس آؤ میں "الٰہی عرفان" دونگا میں اس وقت "الٰہی عرفان" کا مطلب نہ سمجھتا تھا ـــــ خواب ہی میں حضور کے پاس گیا تو حضور نے ایک سفید نورانی گیند نما چیز میرے ہاتھ پر رکھ دی جس میں نور ہی نور ارد گرد پھیل رہا تھا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ یہ نور ساری دنیا میں پھیل رہا ہے اس طرح اللہ تعالیٰ نے میری ہدایت کا از خود سامان کیا ـــــ میرا جاوا "منتقل ہونے کا کوئی خیال نہ تھا - اللہ تعالیٰ نے گویا اتفاقاً اپنے خاص تصرف سے وہاں بھجوا دیا اور وہاں مزید اتفاق یہ ہوا کہ اس علاقہ کے اولین مبلغ احمدیت حضرت مولانا رحمت علی صاحب سے میری ملاقات ہوگئی آپ مجھ سے مل کر بے حد مسرور ہوئے آپ کے رہائشی مکان میں داخل ہوتے ہی مجھے ایک تصویر نظر آئی جو ہو بہو وہی تھی جو میں نے خواب میں دیکھی تھی محترم مولانا صاحب سے معلوم ہوا کہ یہ حضرت مسیح موعودؑ کی شبیہ مبارک ہے تصویر دیکھنے پر مجھے اپنی خواب یاد آئی اور مجھے یقین ہوگیا کہ یہ امر میرے لئے روحانی برکت کا ذریعہ ہوگا - محترم مولوی صاحب سے مجھے احمدیت کا لٹریچر بھی دستیاب ہونے لگا - اور ۱۹۳۵ء میں میں نے احمدیت قبول کر لی - فالحمد للہ علیٰ ذالک -

(باقی صفحہ پر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی زندگی کا مختصر خاکہ

★ ——— (جناب محمود مجیب اصغر ۔ انجینئر ۔ لاہور)

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ میں الٰہی نوشتوں کے مطابق خلافت کا نظام جاری ہوا۔ اس بارہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم الشان پیشگوئی درج ذیل ہے :۔

"حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں نبوت رہے گی جب تک اللہ تعالےٰ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اُٹھا لے گا اور قدرتِ ثانیہ کے رنگ میں خلافتِ راشدہ قائم ہو گی۔ پھر اللہ تعالےٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اُٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق کوتہ اندیش بادشاہت ہو گی۔ جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ جب یہ دور ختم ہو گا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق ظالمانہ بادشاہت قائم ہو گی یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہو گی۔ یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔ اور اس کے بعد کچھ نہ فرمایا۔" (مسند احمد بحوالہ مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر [illegible])

اپنی وفات سے کچھ سال قبل حضرت مسیح موعودؑ نے رسالہ الوصیت میں اپنی وفات کے قرب کی خبر دی اور قدرتِ ثانیہ کی پیشگوئی فرمائی۔ حضور نے قدرتِ ثانیہ کو سمجھانے کے لئے حضرت ابوبکرؓ کی مثال دی کہ قدرتِ ثانیہ سے مراد خلافت ہے۔ فرمایا "تب خدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔"

فرمایا "سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی ہے غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی۔ جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے
ساتھ رہے گی۔" (الوصیت ص۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد قرآن مجید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں کے مطابق جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام قائم ہوا۔ اللہ تعالےٰ نے تمام طبائع کے رُخ اور مومنوں کے دل حضرت مسیح موعودؑ کے سب سے مقرب صحابی حضرت مولانا حکیم حافظ نور الدین بھیرویؓ کی طرف پھیر دیئے۔ جب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کی رائے دریافت کی گئی۔ تو آپ نے فرمایا:۔

"حضرت مولانا سے بڑھ کر کوئی نہیں اور
خلیفہ ضرور ہونا چاہیئے۔ اور حضرت
مولانا ہی خلیفہ ہونے چاہئیں۔ ورنہ اختلاف
کا اندیشہ ہے۔" (اصحاب احمد جلد دوم)

حضرت مولانا نور الدین بھیروی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اکابرین جماعت نے متفقہ طور پر یہ درخواست کی کہ وہ خلافت کی ذمہ داریاں سنبھال لیں تو آپ نے ایک نہایت پُر معارف تقریر فرمائی جس میں توحید باری تعالےٰ اور الٰہی خوشخبریوں کے پورا ہونے کا فلسفہ بیان کرنے کے بعد فرمایا:۔

"......میں نے اس فکر میں کئی دن گزارے
کہ ہماری حالت حضرت صاحبؑ کے بعد
کیا ہوگی اسی لئے میں کوشش کرتا رہا کہ
میاں محمود کی تعلیم اس درجہ تک پہنچ جائے"

حضرت مسیح موعودؑ کی نعش کے سرہانے کھڑے ہوکر جو عہد حضرت المصلح الموعودؓ نے کیا تھا اس کا ذکر قسط ملا میں گذر چکا ہے اور خلافت اولیٰ کے قیام کے بارہ میں آپ کی رائے یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اس پختہ ایمان پر قائم تھے کہ حضرت مسیح موعودؑ کا عظیم الشان مشن خلافت سے ہی پورا ہو سکتا ہے اور خلافت سے وابستہ ہوکر ہی آپ اپنے اس تاریخی عہد کو پورا کر سکتے ہیں۔ دوسرے اجمالی طور پر حضرت خلیفہ اولؓ کی پہلی تقریر میں ہی آپ کے آئندہ خلیفہ ہونے کے بارے میں پیشگوئی موجود ہے جیسا کہ فرمایا "........میں کوشش کرتا رہا۔ کہ میاں محمود کی تعلیم اس درجہ تک پہنچ جائے......"

۲۔ خلافت اولیٰ کے ساتھ آپؓ نے کامل اطاعت اور وفاداری کا نمونہ پیش کیا۔ اور آپؓ نے خلیفہ اولؓ کی ہر ایک خواہش بلکہ ہر ایک اشارے پر بھی سب سے پہلے لبیک کہا اور یقیناً آپ ہی خلیفہ اولؓ کے مضبوط ترین بازو تھے۔ تحریر و تقریر میں آپ پیش پیش تھے۔

۱۹۰۹ء میں مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کی طرف سے خلافت کے بارے میں جو فتنہ اٹھا اس کی پہلے سے اللہ تعالےٰ نے حضرت المصلح الموعودؓ کو خبر دے رکھی تھی۔ حضرت المصلح الموعودؓ نے استحکام خلافت کے بارے میں ناقابل فراموش خدمات انجام دیں۔ چنانچہ شروع میں ہی جب وہ سوالنامہ آپ کے پاس بھی بھیجا گیا جس میں صدر انجمن احمدیہ اور خلیفہ کے اختیارات متعین کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تھا تو آپ نے بعد از دعا اپنی رائے لکھ کر بھیج دی کہ خلیفہ انجمن پر حاکم ہے نہ کہ انجمن خلیفہ پر۔"

(بحوالہ الفضل ۲۸ ستمبر ۱۹۱۸ء)

ایک رؤیا میں فتنہ خلافت پر آپ تقریر میں خلیفہ اولؓ کے لئے وہی الفاظ استعمال فرماتے ہیں جو صحابہؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے استعمال فرمائے تھے۔ کہ ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکے گا جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نہ آوے۔"

چنانچہ آپ نے ایک انجمن بنائی جو خلافت کے ساتھ کامل وابستگی کا عہد کرتے ہوئے سلسلہ احمدیہ میں اتحاد و اتفاق قائم رکھنے کے لئے کوشاں رہے۔ حضرت خلیفۂ اوّلؓ کو بھی آپ کی حددرجہ اطاعت اور فدائیت کا احساس تھا۔ ایک تقریر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے اس کا یوں اظہار فرمایا:۔

"مرزا صاحبؑ کی اولاد دل سے میری فدائی ہے۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ جتنی فرمانبرداری میرا پیارا محمود کرتا ہے تم میں سے ایک بھی نظر نہیں آتا...... ان کو خدا کی رضا کے لئے محبت ہے...... میاں محمود بالغ ہے اس سے پوچھ لو کہ وہ سچّا فرمانبردار ہے...... اور ایسا فرمانبردار کہ تم (میں سے) ایک بھی نہیں......"

(بدر۔ قادیان ۲۸ جون ۱۹۱۲ء)

حضرت خلیفہ اوّلؓ نے آپ کو خالد کا خطاب بھی دیا۔

۳۔ آپ کے بارے میں الہام تھا: "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا...... اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" چنانچہ آپ نے کم عمری میں ہی درس قرآن دینا شروع کیا۔ مخدوم محمد ایوب صاحب بھیروی بی۔اے (غلیگ) نئی دہلی کی ایک مطبوعہ یادداشت میں لکھا ہے:

"۱۹۰۹ء۔۔ حضرت میاں صاحب.... بھی درس فرمایا کرتے تھے..... مجھ پر حضور کے عشق و فہم قرآن کریم طہارت و تقویٰ تعلق باللہ۔ اجابت دعا اور مطہر زندگی کا گہرا اثر ہوا......"

(الفضل ۳ دسمبر ۱۹۳۶ء)

۴۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کو آپ پر پورا اعتماد تھا چنانچہ دسمبر ۱۹۱۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے آپکو صدر انجمن احمدیہ کا میر مجلس نامزد فرمایا۔

۵۔ ۲۹ جولائی ۱۹۱۰ء کو آپ نے بطور امیر مقامی پہلا خطبہ جمعہ دیا۔

۶۔ ۱۹۱۱ء میں آپ نے حضرت خلیفۂ اوّلؓ کی سرپرستی میں مجلس انصار اللہ قائم فرمائی۔ حضرت خلیفۂ اوّلؓ نے خوشنودی کا اظہار فرمایا اور فرمایا ہم بھی آپ کی انجمن کے ممبر ہیں۔

۷۔ خلافتِ اولیٰ میں آپ کو بے پناہ دینی خدمات کی توفیق ملتی رہی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کو عالم غیب سے اطلاع دیدی تھی کہ آئندہ خلیفہ آپ ہی ہیں چنانچہ کئی بار اشارۃً آپ نے اس کا اظہار بھی فرمایا۔ چنانچہ ۱۹۱۰ء میں فرمایا:۔

"ایک نکتہ قابلِ یاد سُنائے دیتا ہوں کہ جس کے اظہار سے مَیں باوجود کوشش کے رُک نہیں سکتا۔ وہ یہ کہ مَیں نے حضرت خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ان کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا۔ ان کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے۔ ۷۸ برس تک انہوں نے خلافت کی۔ ۲۲ برس کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے یہ بات یاد رکھو میں نے کسی خاص مصلحت اور خالص بھلائی کے لئے کہی ہے۔"

(بدر ۲۷ جولائی ۱۹۱۰ء)

اس میں المصلح الموعودؓ کی نوعمری میں خلیفہ بننے اور ایک لمبا عرصہ خلیفہ کی حیثیت سے خدمتِ قرآن پر کمربستہ رہنے کے بارے میں اشارہ کیا گیا۔

۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۂ اوّلؓ بیمار ہوئے تو ایک وصیت لکھی اور اپنے ایک شاگرد کے سپرد کردی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اس میں لکھا۔

"خلیفہ ۔ محمود"

صحت ہونے پر خلیفۂ اوّلؓ نے اس وصیّت کو جو بند تھی۔ پھاڑ دیا۔

حضرت خلیفۂ اوّلؓ اپنی بیماری اور قادیان سے غیر موجودگی کے دوران آپ کو ہی امام الصلوٰۃ مقرر فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی نے اعتراض کیا کہ عمر کے لحاظ سے آپ بہت چھوٹے ہیں۔ حضرت خلیفۂ اوّلؓ نے فرمایا کہ آپ کے مقابلے میں کوئی متقی نہیں۔

۸۔ اپریل ۱۹۱۲ء میں آپ خلیفۂ اوّلؓ کی اجازت سے ایک وفد کی شکل میں اپنے خرچ پر مشہور اسلامی درسگاہوں کے طریقۂ تعلیم و انتظام معلوم کرنے کے لئے ایک لمبے سفر پر روانہ ہوئے۔ خلافتِ اُولیٰ کے مبارک دور میں آپ نے کئی سفر فرمائے۔ (جو خالصۃً تبلیغی نوعیت کے تھے۔ اور جن کی تفصیل پڑھنے کے قابل ہے۔)

۱۹۱۲ء میں حج بیت اللہ اور مصر کے تاریخی سفر پر آپ روانہ ہوئے۔ ملفوظات جلد اوّل میں لکھا ہے:-

کہ ایک صاحب محمد افضل نے ہندوستان سے افریقہ جاتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ سے غفلت۔ شکوک و شبہات، اور نفسانی ظلمتوں کا علاج دریافت کیا تو حضور نے فرمایا "تلاوت قرآن شریف، موت کو یاد رکھنا، حالات سفر قلمبند کرتے رہنا۔ ممکن ہو تو ہر روز کارڈ لکھتے رہنا۔"

حضرت مصلح موعودؓ بھی ان نصائح کے مطابق نیکی تقویٰ اور دعاؤں کے علاوہ اپنے حالات سفر قلمبند کرتے رہے۔ اور باقاعدگی سے امام وقت حضرت خلیفۂ اوّلؓ کو دعا کے لئے خطوط لکھتے رہے۔ واپسی پر زبردست استقبال ہوا۔

۹۔ ۱۸ جون ۱۹۱۳ء کو آپ نے حضرت خلیفۂ اوّلؓ کی اجازت سے "الفضل" کا اجراء فرمایا۔ اس اخبار کا نام حضرت خلیفۂ اوّلؓ نے تجویز فرمایا۔ اس سے قبل آپ نے ۱۹۰۶ء میں رسالہ تشحیذ الاذہان جاری فرمایا۔ جو اپنے پُر مغز اور بے مثل مضامین کے ذریعہ مقبول ہوا اس کے علاوہ آپ نے ایک لائبریری بھی بنائی۔ الفضل کی اشاعت کے لئے حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے اپنی ذاتی زمین بیچ کر اور حضرت اُمّ ناصر مرحوم حضرت المصلح الموعودؓ نے اپنے زیورات بیچ کر اعانت فرمائی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

۱۰۔ ایک مرتبہ حضرت سعدؓ نے سیّد و مولیٰ حضرت خاتم الانبیاء محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا۔ یا رسول اللہ! لوگوں میں سے سب سے بڑی آزمائش کس پر آتی ہے؟ فرمایا۔ سب سے کڑی آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے اس کے بعد ان کی جو خدا کے زیادہ قریب ہوں۔ پھر ان کے بعد خدا کے قریب ہوں۔ فرمایا آدمی کو ابتلاء اس کے دین کے مطابق آتا ہے۔ اگر اس کا دین مضبوط ہے تو آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اگر اس کے ایمان کا وہ مرتبہ نہیں تو آزمائش بھی قدرے نرم ہوتی ہے۔ اور یہ آزمائش اس کی ہوتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی ساری خطائیں دُھل جاتی ہیں۔ (ترمذی)

اسی سنت کے مطابق آپ پر بھی مصائب و تکالیف کا دور آیا۔ جس کا پس منظر وہی ہے جو اللہ تعالےٰ کے پیاروں کے خلاف شیطانی فطرت کے لوگوں کو حسد پیدا ہوتا ہے۔ جیسا کہ عرض کیا گیا ہے جماعت کے بعض لوگ اپنی ابلیسی فطرت کے باعث نظامِ خلافت کو کمزور کرنا چاہتے تھے ان کو آپ کی بڑھتی ہوئی ہر دلعزیزی بہت چُبھ رہی تھی اور پھر حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۂ اوّلؓ کی پیشگوئیاں بھی آپ کے بارے میں واضح تھیں۔ چنانچہ انہوں نے پہلے آپ کے خلاف پروپیگنڈا کرنا اور الزام تراشنے شروع کئے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جس پر آپ نے زبردست صبر کا نمونہ دکھلایا۔ جوں جوں وہ آپ کو گرانے کی تدابیر کرتے اللہ تعالیٰ آپ کی عزت و عظمت کو بلند سے بلند تر کرتا جاتا تھا۔ چنانچہ انہوں نے ایک مطبوعہ کھلی چٹھی گمنام طور پر آپ کو بھجوائی۔ اور اکثر لوگوں میں تقسیم کی جس میں آپ پر الزامات لگائے آپ کو امیدوارِ خلافت کہا اور آپ کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا۔ یہ ایک انتہائی دل آزار خط تھا جس سے آپ کے جذبات سخت مجروح ہوئے جس کا جواب آپ نے لکھا اور اصل خط مع جواب الفضل ۱۹ نومبر ۱۹۱۳ء میں شائع کروا دیا۔ ان تمام الزامات کا جواب آپ نے نہایت حکمت اور دانشمندی سے دیا۔ اور اپنے معاملے کو سچے دل کے ساتھ خدا کے سپرد کر دیا۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ فرماتی ہیں:۔

دشمنوں کے وار چھاتی پر لئے مردانہ وار
پشت پر ڈستے رہے ہر وقت مارِ آستیں
ایسی باتیں جن سے پھٹ جاتا ہے پتھر کا جگر
صبر سے سنتا رہا ماتھے پہ بل لایا نہیں
"گریۂ یعقوب" نصفِ شب خدا کے سامنے
"صبرِ ایوبی" برائے خلق باخندہ جبیں

۱۱۔ ۱۹۱۴ء میں آپ نے بہت دعاؤں اور التجاؤں کے بعد حضرت خلیفۂ اولؓ کی اجازت سے ملک گیر تبلیغ کے لئے ایک سکیم پیش کی اور اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک دعوت الی الخیر فنڈ قائم فرمایا۔

۱۲۔ حضرت خلیفۂ اولؓ نے اپنی آخری بیماری میں بھی آپ کو امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا۔ اور اپنے بچوں کو پیغام دیا کہ میرے مرنے کے بعد میاں صاحبؓ سے کہہ دینا کہ وہ عورتوں میں بھی درس دیا کریں۔

۱۳۔ ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو حضرت خلیفہ اولؓ کی وفات ہو گئی۔ فرشتوں کا نزول نیک دلوں پر ہوا۔ ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء بروز ہفتہ آپ کو خلیفۃ المسیح الثانی منتخب کیا گیا منکرین خلافت کا گروپ جس کے لیڈر مولوی محمد علی صاحب تھے صدر انجمن کی رقم لے کر الگ ہو کر لاہور آ گئے اور اس طرح حضرت مسیح موعودؑ کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی جس کا ذکر آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی وفات اور خلافت اولیٰ کے انتخاب کے وقت کیا تھا کہ "حضرت مولانا سے بڑھ کر کوئی نہیں اور خلیفہ ضرور ہونا چاہیئے۔ اور حضرت مولانا ہی خلیفہ ہونے چاہئیں۔ ورنہ اختلاف کا اندیشہ ہے اور حضرت اقدسؑ کا ایک الہام ہے کہ اس جماعت کے دو گروہ ہوں گے ایک کی طرف خدا ہو گا۔"

(اصحاب احمد جلد دوم)

"پانچویں صدی ہجری کے ایک شامی بزرگ حضرت امام یحییٰ بن عقبؒ نے پیشگوئی کی تھی:۔

ومحمود سیظهر بعد هذا
ویملك الشام بلا قتال

یعنی مسیح موعود اور ایک عربی النسل انسان (خلیفہ اولؓ ۔ ناقل) کے بعد محمودؓ ظاہر ہو گا جو ملک شام کو کسی (مادی) جنگ کے بغیر فتح کرے گا۔"

چنانچہ حضرت خلیفۂ اولؓ ۳۲ واسطوں سے حضرت عمرؓ کی نسل سے ہونے کی وجہ سے عربی النسل تھے۔ اور وہ پہلے خلیفہ ہوئے اور ان کی وفات پر آپ دوسرے خلیفہ بنے۔

جس وقت خلافت کی ردا آپ کو پہنائی گئی اس وقت آپ کی عمر صرف ۲۵ سال تھی۔ اس نوعمری میں اتنی بڑی ذمہ داری آپ کو سونپی گئی جسے آپ نے باون سال تک کمال خوبی سے نبھاہا۔ اور وہ آواز جو قادیان کی گمنام بستی سے ۱۸۹۱ء میں بلند ہوئی تھی اسے دنیا کے کناروں تک پہنچا کر دم لیا۔ اور اپنی ساری استعدادوں کو اس راہ میں صرف کر دیا اور لاکھوں سعید روحوں کو

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں میں جمع کر دیا۔ جس کی تفصیل انشاء اللہ آئندہ اقساط میں آئے گی۔

۱۴۔ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے حضرت خلیفۃ اولؓ کی وفات اور خلافتِ ثانیہ کے آغاز کے ضمن میں جو ایمان افروز نوٹ لکھا وہ اس قابل ہے کہ حضرت المصلح الموعودؓ کی مبارک حیات کی اس قسط کو اس نوٹ پر ختم کیا جائے۔ فرمایا۔

"اے جانے والے تجھے تیرا پاک عہدِ خلافت مبارک ہو کہ تُو نے اپنے امام و مطاعِ مسیح کی امانت کو خوب نبھایا۔ اور خلافت کی بنیادوں کو ایسی آہنی سلاخوں سے باندھ دیا۔ کہ پھر کوئی طاقت اسے اپنی جگہ سے ہلا نہ سکی۔ جا! اور اپنے آقا کے ہاتھوں سے مبارکباد کا تحفہ لے اور رضوانِ یار کا ہار پہن کر جنت میں ابدی بسیرا کر۔ اور اے آنے والے! تجھے بھی مبارک ہو کہ تو نے سیاہ بادلوں کی دل ہلا دینے والی گرجوں میں مسندِ خلافت پر قدم رکھا اور قدم رکھتے ہی رحمت کی بارشیں برسا دیں تو ہزاروں کانپتے ہوئے دلوں میں سے ہو کر تختِ امامت کی طرف آیا۔ اور پھر ایک ہاتھ کی جنبش سے ان تھراتے ہوئے سینوں کو سکینت بخش دی۔ آ! اور ایک شکور جماعت کی ہزاروں دعاؤں اور تمناؤں کے ساتھ ان کی سرداری کے تاج کو قبول کر۔ تو ہمارے پہلو سے اٹھا ہے۔ مگر بہت دور سے آیا ہے۔ آ! اور ایک قریب رہنے والے کی محبت اور دور سے ــــــ

[illegible]

تبصرہ

شانِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اس زمانہ کے امام اور مہدی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے سلطان القلم کا خطاب عطا فرمایا اور اس قدر قوت و تاثیر اور جذب آپ کے کلام میں ودیعت کیا کہ بڑے سے بڑا مخالف بھی علی الاعلان آپ کی اس قوت کا معترف ہُوا۔ اور آپ کے قلمی اور لسانی جہاد کا اقرار کیا۔ "شانِ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان اقتباسات کو لیا گیا ہے جو آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں اپنی مختلف کتب میں بیان فرماتے ہیں۔ یہ کتاب عمدہ اور اعلیٰ کتابت و طباعت سے مزین ۲۸۰ صفحات پر مشتمل ادارہ تالیف و ترجمہ پاکستان ربوہ نے حال ہی میں شائع کی ہے اور وقت کی اہم ضرورت ہے اس کتاب کا مطالعہ نہ صرف ہر احمدی کے لئے ضروری ہے بلکہ غیر از جماعت روشن خیال اور سعید الفطرت اصحاب کو بھی وسیع پیمانہ پر پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ موجودہ گرانی کے دَور میں قیمت صرف دس روپے رکھی گئی ہے جو نسبتاً ارزاں ہے۔ البلاغ رحمت بازار ربوہ کے علاوہ الائیڈ سائنٹیفک سٹور گنپت روڈ لاہور اور چوہدری سلطان احمد صاحب طاہر پراپرٹی لنکس ڈیفنس سوسائٹی کراچی سے مل سکتی ہے۔

(س۔ د)

ناظمینِ اطفال کی توجہ کیلئے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقفِ جدید کے سالِ نو ۱۳۵۸ ہش ۱۹۷۹ء کا اعلان فرما دیا ہے آپ اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ آپکی مجلس کے سو فیصد اطفال اور ناصرات وقفِ جدید دفتر اطفال میں شریک ہوں مکمل وعدہ جات کی فہرستیں جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ

(سیکرٹری وقفِ جدید مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رپورتاژ

ہمارا جلسہ سالانہ

(جناب ناصر رشید۔ شیخوپورہ)

جماعت احمدیہ کا عظیم الشان جلسہ سالانہ ہر سال ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو ربوہ میں منعقد ہوتا ہے۔ جلسے جیسے جلسہ کے دن قریب آتے ہیں۔ ایک خاص روحانی لذت و انبساط کی لہر ہر احمدی کے گرد احاطہ کرتی جاتی ہے۔ وہ احساسات جو اس مقدس تقریب سے وابستہ ہیں ناقابلِ بیان ہیں وہ صرف محسوس کئے جا سکتے ہیں۔ تاہم اپنی ہمت کے مطابق آپ تک اس احساس روحانی کو پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

اس بابرکت تقریب کی آمد کے ساتھ احمدی گھرانوں میں ایک خاص فضا پیدا ہوتی جاتی ہے..... کوشش یہ ہوتی ہے کہ گھر کا ہر فرد اس للّٰہی اور بابرکت تقریب میں شامل ہو۔ کچھ گھرانوں میں ایسی مجبوریاں بھی ہوتی ہیں۔ کہ تمام جملہ ممبرانِ خاندان شریکِ جلسہ نہیں ہو سکتے اس لئے تمام افراد باری باری شرکت کرتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود اکثر گھرانوں میں نہایت لطیف اور خوشگوار مسابقت دیکھنے میں آتی ہے۔ اور کچھ اس قسم کے مکالمے ہوتے ہیں:۔

طارق:۔ "ابو! پچھلے سال میں جلسہ پر نہیں گیا تھا۔ اس سال میں جاؤں گا۔"

پپّو:۔ نہیں ابو! اس سال میں جاؤں گا۔ طارق تو پچھلے سال گیا تھا۔

بچے ہی نہیں بڑوں میں بھی شرکت کا یہی جذبہ ہوتا ہے۔ ..... ملازم پیشہ حضرات اپنی رخصتیں سارا سال بچا کر رکھتے ہیں کہ جلسہ سالانہ پر لیں گے۔ شادیوں اور نکاحوں کو جلسہ کے مبارک موقعہ تک ملتوی کر دیا جاتا ہے۔

ہر احمدی کے دل میں تڑپ اور لگن بڑھتی جاتی ہے۔ ولولے انگڑائیاں لینے لگتے ہیں۔ جذبات سلگنے لگتے ہیں۔ عشق کی آگ پروانوں کو بھسم کرنے لگتی ہے تو..... پروانے اپنے سروں پر اپنے بستر اٹھائے سوئے محفل کوچ کرتے ہیں۔ اب خدا کے ذکر سے لرزاں دل اسی کے پیار کے نشہ میں سرشار لئے اور فضا میں نعرہ ہائے تکبیر سے ارتعاش پیدا کرتے وہ کوئے یار میں جونہی پہلا قدم رکھتے ہیں۔ تو نظروں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام

"يَأْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ
وَيَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ"

سے کیسی تقویت پہنچتی ہے۔

میرے ایک غیر احمدی دوست گزشتہ سال میرے ساتھ جلسہ پر آئے تھے۔ ان کی نظر جونہی مذکورہ بالا الہام اور اس کے ترجمہ پر پڑی۔ اس نے اس کو پڑھا۔ تو حیران ہو کر مجھے دیکھنے لگا۔ میں نے اثبات میں سر کو ہلکا سا خم دیا۔ تو اس کی نظریں دوبارہ ان پر کشش الفاظ میں گڑ گئیں۔ کہنے لگا۔ یار! یہ الفاظ آج سے ۹۰ سال پہلے کے ہیں۔ جب مرزا صاحب (علیہ السلام) بالکل اکیلے تھے۔ یہ اعتماد سے پُر الفاظ یقیناً اپنے پیچھے لمبا چوڑا پس منظر رکھتے ہوں گے۔ اسے کیا معلوم کہ یہ تو خدا کا کلام ہے جو اس نے اپنے پیارے کی زبان سے جاری کروایا۔ میں اس کے تجسس کا بھلا کیا جواب دیتا..... یہ محیّر العقول

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(اس کے لئے) عبارت پڑھی اور میرے ساتھ قدم بڑھاتے جلسہ کے افتتاح کا وقت ہو رہا تھا۔ میں بھی دوسرے پروانوں کی تقلید میں تیز تیز چلنے لگا۔ تو بھاگتے ہوئے میرے ساتھ قدم ملا کر کہنے لگا۔ کہ "یار! آخر ایسی کیا جلدی ہے! جسے دیکھو بھاگا جا رہا ہے۔ چہرے تمتما رہے ہیں۔ سردی سے بے نیاز ہیں۔ آخر یہ سب کس جنون میں بھاگے جا رہے ہیں" وہ لگاتار بولے جا رہا تھا اس کے لہجہ میں حیرت اور تجسس کا عنصر بہت نمایاں تھا۔ راستہ میں گول بازار آیا۔ مختلف اشیاء کے خوبصورت اسٹال بھی گذرے۔ وہ ان کے متعلق بھی استفسار کرتا رہا اور ہم خدام کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے جلسہ گاہ تک جا پہنچے۔

جلسہ گاہ میں اسٹیج مسجد اقصٰے کے بالمقابل وسیع و عریض میدان میں نہایت خوبصورتی سے ترتیب دیا گیا تھا۔ جس کے کناروں پر رسیوں کی جھالریں لگا کر باقی جلسہ گاہ سے علیحدہ کیا گیا تھا۔ باقی جلسہ گاہ اسٹیڈیم کی طرز پر تعمیر ہوا تھا۔ جلسہ گاہ میں ہزاروں آدمیوں کے لئے پرالی پر بیٹھنے کا انتظام تھا۔ اَن پڑھ تعلیم یافتہ شہری۔ دیہاتی۔ پاکستانی۔ غیر ملکی سبھی ہمہ تن گوش، اسٹیج کی طرف نظریں جمائے حضور کی آمد کے منتظر درود پڑھ رہے تھے۔ دعائیں زیر لب تھیں اتنا بڑا مجمع تھا مگر نہ بدنظمی نہ افراتفری نہ بے چینی نہ گھبراہٹ۔ ان سب باتوں سے پاک تھا اتنا بڑا اجتماع مگر اس کے باوجود وہ نظم و ضبط وہ اطمینان و سکون اور وہ روحانی پاکیزگی کی فضا قائم تھی کہ سبحان اللہ کیا یہ کوئی معمولی اجتماع تھا ہرگز نہیں۔ ہر بینا آنکھ پر عیاں تھا کہ یہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک کھلا ثبوت ہے۔ کہ پہلے سالانہ جلسہ کی حاضری صرف ۷۵ تھی۔ مگر خدا کا وعدہ تھا۔

يَأْتِيكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ۔
وَيَأْتُونَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ

ڈیڑھ لاکھ سے زائد فرزندانِ توحید کا بارگاہِ ربّ العزت میں یہ نذرانہ، تڑپ، یہ لگن، یہ شوق اور یہ عشق آخر کس کے لئے؟

دل کا ہر تار لرزشِ پیہم
جاں کا ہر رشتہ وقفِ سوز و گداز

اس ایک مردِ جری کے لئے۔ جو امام زمانہ ہے کس نے بخشی ہے یہ شانِ عاشقی؟ کس نے سکھائے ہیں یہ قرینے محبت کے؟ اپنے ان پروانوں کو۔ کس نے اس محبّ سے سرفراز کیا ہے اپنے ان قلندروں کو جو سفر کی مصیبتوں اور سردیوں کی صعوبتوں کو پرِکاہ کی بھی حیثیت نہیں دیتے ...... یہ کون ہیں جو دنیا کے کناروں پر خدا کے نام کے جھنڈے گاڑ آئے ہیں یہ سب محمدؐ کے پروانے اور خادم ہیں مسیح محمدی کے۔ ان کے شاملِ حال مہدئ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعائیں ہیں :-

"اس جلسے میں ایسے حقائق اور معارف سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالے اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے..... تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہِ حضرت عزت جلّ شانہٗ کوشش کی جائیگی اور اس روحانی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جلسے میں اور بھی کئی روحانی فوائد
اور منافع ہوں گے اور انشاء اللہ
القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے
رہیں گے۔"

(۲) آسمانی فیصلہ - از حضرت مسیح موعودؑ

مَیں انہی خیالات میں غرق تھا کہ حضور کا پُر نور
چہرہ مبارک مانند آفتاب یوں جلوہ گر ہوا۔ کہ
اس کی ضیاء پاشی سے تمام جلسہ گاہ منور ہو گیا۔
فضا نعرۂ تکبیر - اسلام زندہ باد - احمدیت زندہ باد
کے نعروں سے معمور ہو گئی۔ حضور نے فرمایا:-
"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"
اور آنکھوں سے اشکِ تشکر بہہ نکلے۔ کہ خدائے
کریم نے ایک مرتبہ پھر حضور کے ساتھ اس
افتتاحی دعا میں شریک ہونے کی توفیق عطا
فرمائی۔ ۔ ۔ ۔ اس اثناء میں یہ غیر احمدی دوست
مسلسل مجھ سے اس عجیب پُر کیف نظاروں سے
متعلق استفسار کرتا رہا۔ مگر مَیں اس سے بے نیاز
تھا ؎

ساری دنیا سے دُور ہو جائے
جو ذرا تیرے پاس ہو بیٹھے

یہ جلسہ کئی طرح سے غیر معمولی تھا۔ یہ احساس اس
دفعہ شدت سے ہوا۔ بازاروں میں رونق زیادہ
آنے والے مہمانوں کی تعداد زیادہ۔ مہمانوں
کے ٹھہرانے کی استعداد زیادہ۔ اہلِ ربوہ میں
جوشِ استقبال زیادہ۔ خدام میں جذبۂ خدمت
زیادہ۔ گلیوں میں صفائی اور فضاء میں پاکیزگی میں
معتد بہ اضافہ علیٰ ہذا القیاس۔

امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ میں
خاص بیرونی ممالک کے احمدی باشندوں کی
تعداد قریباً سوا سو تھی۔ اس کے علاوہ ۱۳۱ سے
زائد دوسرے ممالک کے احمدی دوست بھی جلسہ
میں شریک ہوئے اور یوں حضور کا یہ الہام

یَأْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ
وَیَأْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ

اس شان سے پورا ہوا - (جیسا کہ ہر سال پورا
ہوتا ہے) کہ دل فرطِ مسرت سے جھوم اٹھا اور
خدا نے جو اپنے بندے (حضرت مسیح موعود علیہ
السلام) سے وعدہ فرمایا تھا اس کے پورا
ہونے سے جسم کا ذرّہ ذرّہ اور رُواں رُواں
یہ گواہی دینے لگا - کہ ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا مَیں یہ ضرور!
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

الغرض امسال بھی ہمارا مقدس و بابرکت الٰہی
جلسہ سالانہ اس حقیقت کو پہلے سے بھی بڑھ کر شان کے ساتھ
دنیا پر آشکارا کرنے کا موجب ثابت ہوا کہ جماعت احمدیہ کا
جلسہ سالانہ معمولی انسانی جلسوں کی طرح کا جلسہ نہیں ہے
بلکہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ بین الاقوامی جماعت کے اس
بین الاقوامی جلسہ کی شکل اختیار کر چکا ہے جس کی خالص تائید
حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے اس سلسلہ کی بنیادی
اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کیلئے اس نے ۴۴
۴۴ قومیں تیار کی ہیں جو سال بہ سال اس میں شامل ہوتی چلی آ رہی ہیں - وہ کیوں نہ اس میں آ شامل ہوں جبکہ یہ اس قادر کا فعل
ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

"پیشگوئی مصلح موعود"

صداقت احمدیت کی ایک دلیل

(نعیم احمد خالد - چکلالہ کینٹ راولپنڈی)

۲۰ فروری کا دن تاریخ احمدیت میں امتیازی شان رکھتا ہے اس دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس عظیم الشان پیشگوئی کا اعلان فرمایا جس میں حضور کو دین اسلام کے شرف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت وعظمت کے اظہار کے لئے ایک عظیم الشان پسر موعود کی خبر دی گئی اگرچہ یہ پیشگوئی تفصیلاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ظاہر کی گئی۔ مگر اصولی رنگ میں الٰہی نوشتوں میں یہ ہزاروں سال سے موجود تھی۔

بنی اسرائیل کے سامنے یہ منادی کی گئی تھی کہ مسیح موعود کے انتقال کے بعد اس کا فرزند اور پوتا اس کی روحانی بادشاہت کے وارث ہونگے چنانچہ طالمود کے صفحہ ۳۷ پر لکھا ہے:-

"It is also said that Messiah shall die and his kingdom descend to his son and grandson."

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح موعودؑ کے متعلق خبر دی کہ یَتَزَوَّجُ وَ یُوْلَدُ لَہٗ یعنی مسیح موعود شادی کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی۔ صاف ظاہر ہے کہ محض شادی اور اولاد تو کسی مامور کی سچائی پر دلیل نہیں بن سکتی۔ جب تک اس کے اندر کوئی خاص نشان نہ ہو۔ پس بلاشبہ مخبر صادقؐ کی پیشگوئی میں اشارہ تھا کہ مسیح موعود شادی کرے گا۔ جس کے نتیجے میں اُسے ایک مبشر اور صالح فرزند عطا کیا جائے گا۔ جو اس کے روحانی کمالات کا مظہر و مثیل اور اس کا جانشین ہوگا۔ بزرگانِ امت کو بھی اس پسر موعود کے وجود کی خبر دی گئی۔ چنانچہ روم میں مولانا جلال الدین رومی، ہندوستان میں حضرت نعمت اللہ شاہ ولی اور شام میں حضرت محی الدین ابن عربی نے کشفی آنکھ سے اس پسر موعود کو دیکھا اور اس کی خبر دی۔ پانچویں صدی ہجری کے شامی بزرگ حضرت امام یحیٰی بن عقب نے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تو کھلے لفظوں میں اس کے نام کی بھی پیشگوئی فرما دی اور بتایا کہ مسیح موعود کے بعد محمود ظاہر ہوگا جو ملک شام کو کسی مادی جنگ کے بغیر فتح کریگا

اس زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر مہدی اور مسیح ہونے کا دعویٰ کیا۔ تو ہر طرف ایک شور برپا ہوگیا۔ مخالفت شدید سے شدید تر ہوتی گئی۔ جب لوگوں نے آپ سے اسلام اور آپ کی صداقت کا نشان مانگا۔ تو آپ نے دینِ اسلام کی شوکت، عظمت اور غلبہ کے لئے مخالفین کے مطالبہ پر اللہ تعالیٰ سے ایک نشان مانگا۔ اور اس غرض کے لئے بمقام ہوشیار پور تنہائی میں چالیس دن تک نہایت الحاح اور درد سے متواتر دعائیں کیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رحم و کرم سے شرفِ قبولیت بخشا۔ اور ایک مسیحی نفس علوم ظاہری و باطنی سے پُر ذہین و فہیم و حلیم صالح فرزند دلبند کی آپ کو الہام کے ذریعہ بشارت دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس الہام کو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں بذریعہ اشتہار ساری دنیا میں شائع فرما دیا جس کے الہامی الفاظ یہ تھے:۔

"...... سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا ایک زکی غلام تجھے ملے گا۔ وہ تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے، وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئیگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکتوں سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اپنی رُوح ڈالیں گے - اور خدا کا
سایہ اس کے سر پر ہے گا - وہ
جلد جلد بڑھے گا - اور اسیروں کی
رُستگاری کا موجب ہوگا - اور
زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا
اور قومیں اس سے برکت پائیں گی
تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف
اٹھایا جائیگا - وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا "

آپ نے اس پر شوکت پیشگوئی کو بذریعہ اشتہار
ساری دنیا میں مشتہر کر دیا - دنیا نے اس کی بہت
مخالفت کی - اس کو خود ساختہ پیشگوئی قرار دیا -
مگر ایک زمانہ گواہ ہے کہ کس شان سے یہ پیشگوئی
پوری ہوئی - اس پیشگوئی کے مطابق ۹ سال کے
عرصہ کے اندر حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ
۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے اور ۲۵ سال
کی عمر میں ۱۴ر مارچ ۱۹۱۴ء میں آپ مسندِ خلافت
پر متمکن ہوئے - آپ نے اپنے ۵۱ سالہ دورِ خلافت
میں اکنافِ عالم تک اسلام کا پیغامِ عظیم پہنچایا -
اور ہزاروں باطل پرستوں اور ہوا و ہوس کے
اسیروں کو حق پرست اور اسلام کا شیدائی بنایا
آپ کی خلافت کا دور جماعت احمدیہ کی انتہائی برکات
خلیفہ کے نزول اور ترقیات کا دور ہے - کیونکہ آپ
ایک منفرد خلیفہ تھے -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ
کے بارے میں فرماتے ہیں :-

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اس مَہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحٰن الذی اخزی الاعادی

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۴۴ء
کی مجلس مشاورت کے موقعہ پر اپنی مشہور رؤیا
جس میں حضور کو مصلح موعود ہونے کے بارے
میں انکشاف ہوا تھا بیان فرما کر مصلح موعود ہونے
کا اعلان فرمایا -

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا
ہے کہ

انا المسیح الموعود مثیلہٗ
وخلیفتہٗ - یعنی مَیں مسیح موعود
کا مثیل اور خلیفہ ہوں -

اور اس طرح اکاون سال تک آپ اسلام کی عظیم الشان
خدمت کرنے اور دنیا کے کناروں تک شہرت پانے
اور باطل کو اپنی تمام نحوستوں سمیت بھگانے
اور حق کو اپنی تمام برکتوں سمیت دنیا میں قائم و
دائم رکھنے کا پختہ نظام قائم فرمانے کے بعد
۸ر نومبر ۱۹۶۵ء کو اس دارِ فانی سے عالمِ جاودانی
کی طرف ایک دنیا کو تڑپتا اور سوگوار چھوڑ کر رخصت
ہوئے -

آپ کے وجود میں ابتداء سے ہی پسرِ موعود

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کی جھلکیاں نمایاں تھیں ۔ مگر جب آپ خلیفۃ اوّلؓ کے بعد خلیفہ مقرر ہوئے تو آپ کے متعلق آسمانی وعدوں کا ایک ایک جزء نہایت صفائی سے پورا ہونا شروع ہو گیا ۔ اور مسلم اور غیر مسلم تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے کہ آپ موجودہ دنیا کی عظیم ترین ہستی ہیں ۔

پسرِ موعود کی آمد کا ایک مقصد یہ تھا کہ تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو ۔ چنانچہ برصغیر ہند و پاک کے مشہور لیڈر اور شعلہ نوا شاعر مولوی ظفر علی خاں ایڈیٹر اخبار زمیندار نے کھلے لفظوں میں اعتراف کرتے ہوئے احرار کو مخاطب کر کے کہا :۔

"کان کھول کر سُن لو ۔ تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے ۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے اور قرآن کا علم ہے تمہارے پاس کیا دھرا ہے ۔ تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا ۔ مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو اس کے اشارے پر تن من دھن اس کے پاؤں پر نچھاور کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں ، مختلف علوم کے ماہر ہیں ۔ دنیا کے ہر ملک میں اُس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے ۔" (خوفناک [illegible])

خدا تعالیٰ نے پسرِ موعود کے متعلق یہ خبر بھی دی تھی کہ وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا اس حقیقت کو بیگانوں نے بھی تسلیم کیا ہے چنانچہ مفکرِ احرار مولوی افضل حق نے آپ کے متعلق لکھا :۔

"جس قدر روپیہ احرار کی مخالفت میں قادیان خرچ کر رہا ہے ، اور جو عظیم الشان دماغ اس کی پشت پناہی کر رہا ہے وہ بڑی سے بڑی سلطنت کو پل بھر میں ختم کر دینے کے لئے کافی تھا ۔"

پھر فرمایا کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا ۔ اس کا ظہور سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی ولادتِ باسعادت کے وقت ہوا ۔ جبکہ حضور ایک تو پیشگوئی کے بعد چوتھے سال میں پیدا ہوئے ۔ دوسرے آپ مرزا سلطان احمد مرزا فضل احمد اور بشیر اوّل کے بعد پیدا ہوئے اور آپ چوتھے فرزند تھے ۔ پھر اس پیشگوئی کا تیسری مرتبہ ظہور حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی بیعت کے ذریعہ ہوا ۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی فرزند جو تین تھے آپ کے ذریعہ چار ہو گئے !

خدا تعالیٰ کی ہزاروں برکتیں اور رحمتیں ہر آن آپ پر ہوں ۔ ؏

"ملّت کے اس فدائی پر رحمت خدا کرے !"

سرورق کی تصویر کیلئے ادارہ سید سید احمد رضا صاحب ناصر کراچی کا ممنون ہے ۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مہدی علیہ السلام کی پیشگوئیاں

انقلاب ایران کی پیشگوئی

(جناب بشیر احمد رفیق - امام مسجد لندن)

۱۵ر جنوری ۱۹۰۶ء کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا کہ
"تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد"

یہ الہام حسب معمول سلسلہ کے اردو اور انگریزی اخبارات و رسائل میں شائع کر دیا گیا - جس وقت یہ الہام ہوا بادشاہ ایران اور اس کی سلطنت کی حالت بالکل محفوظ تھی کیونکہ ۱۹۰۵ء میں باشندگان ملک کے مطالبات تسلیم کر کے شاہ ایران نے پارلیمنٹ کے قیام کا اعلان کر دیا تھا اور تمام ایران میں اس امر پہ خوشیاں منائی جا رہی تھیں اور بادشاہ مظفر الدین شاہ مقبولیت عامہ حاصل کر رہے تھے ہر شخص اس امر پہ خوش تھا کہ انہوں نے بلا کسی قسم کی خونریزی کے ملک کو حقوق نیابت عطا کر دیئے تھے - باقی دنیا بھی اس نئے تجربہ پر جو جاپان کو چھوڑ کر باقی ایشیائی ممالک کے لئے بالکل جدید تھا شوق و امید کی نظریں لگائے بیٹھی تھی - اوران خطرناک نتائج سے ناواقف تھی - جو نیم تعلیم یافتہ اور ناتجربہ کار لوگوں میں اس قسم کی دو عملی حکومت رائج کرنے سے پیدا ہو سکتے ہیں - ایسے وقت میں حضرت اقدس کا یہ الہام شائع کرنا کہ "تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد" دنیا کی نظروں میں عجیب تھا - مگر خدا کے لئے وہ کام معمولی ہوتے ہیں جو لوگوں کو عجیب نظر آتے ہیں -
ایران اپنی تازہ آزادی پر اور شاہ مظفر الدین اپنی مقبولیت پر خوش ہو رہے تھے - کہ ۱۹۰۷ء میں کل پچپن سال کی عمر میں شاہ اس دنیا سے رحلت کر گئے اور ان کا بیٹا مرزا محمد علی تخت نشین ہوا - گو محمد علی مرزا نے تخت پر بیٹھتے ہی مجلس کے استحکام اور نیابتی حکومت کے دوام کا اعلان کیا لیکن چند ہی دن کے بعد دنیا کو وہ آثار نظر آنے لگے جن کی خبر حضرت مسیح موعودؑ کے الہام میں دی گئی تھی - اور حضرت اقدسؑ کے الہام کے ایک ہی سال بعد ایران میں فتنہ و فساد کے آثار نظر آنے لگے - بادشاہ اور مجلس کی مخالفت شروع ہو گئی اور مجلس کے مطالبات پر بادشاہ نے لیت و لعل شروع کر دیا - آخر مجلس کے زور دینے پر ان افراد کو دربار سے علیحدہ کرنے کا وعدہ کیا جن کو مجلس فتنے کا بانی سمجھتی تھی - مگر ساتھ ہی تہران سے جانے کا بھی ارادہ کر لیا - اس تغیر مکانی کے وقت کاسکوں کی فوج (جو بادشاہ کی باڈی گارڈ تھی) اور قوم پرستوں کے حامیوں کے درمیان اختلاف ہو گیا - اور الہام ایک رنگ میں اس طرح پورا ہوا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کہ ایران کا دارالمبعوثین توپ خانوں سے اڑا دیا
گیا اور بادشاہ نے پارلیمنٹ کو موقوف کر دیا۔
بادشاہ کے اس فعل سے ملک میں بغاوت کی عام
رو پھیل گئی اور لارستان۔ لاہیجان۔ اکبر آباد
بوشہر اور شیراز اور تمام جنوبی ایران میں علی
الاعلان حکام سلطنت کو برطرف کر کے ان کی جگہ
جمہوریت کے دلدادوں نے حکومت اپنے ہاتھ میں
لے لی۔ خانہ جنگی شروع ہو گئی اور بادشاہ نے دیکھ
لیا کہ حالت نازک ہے۔ خزانہ اور اسباب روس
کے ملک میں بھیجنا شروع کر دیا۔ اور پورا زور لگایا
کہ بغاوت فرو ہو۔ مگر گھٹنے کی بجائے فساد بڑھتا
گیا۔ حتی کہ جنوری ۱۹۰۹ء میں اصفہان ......
کے علاقہ میں بھی بغاوت پھوٹ پڑی اور بختیاری
سردار بھی قوم پرستوں کے ساتھ مل گئے۔ اور
شاہی فوج کو سخت شکست دی۔ بادشاہ نے
ڈر کر حکومت نیابتی کی حفاظت کا عہد کیا۔ اور
بار بار اعلان شائع کئے کہ وہ استبدادی حکومت
کو ہرگز قائم نہیں کرے گا۔ مگر خدا کے وعدے کب
ٹل سکتے تھے۔ ایوانِ کسریٰ میں گھبراہٹ بڑھتی گئی۔
اور آخر وہ دن آ گیا کہ کاساک فوج بھی جس پر بادشاہ
کو ناز تھا۔ بادشاہ کو چھوڑ کر باغیوں سے مل گئی۔
اور بادشاہ اپنے حرم سمیت اپنے ایوان کو چھوڑ کر
۱۵ر جولائی ۱۹۰۹ء کو روسی سفارت گاہ میں پناہ گزین
ہو گیا اور پورے اڑھائی سال کے بعد حضرت
مسیح موعودؑ کا الہام "تزلزل در ایوانِ کسریٰ فتاد"
نہایت عبرت انگیز طور پر پورا ہوا۔ ایران سے استبدادیت
کا خاتمہ ہو گیا۔ اور جمہوریت کا نیا تجربہ جس کے
نتائج خدا کو معلوم ہیں شروع ہوا۔ جون اور جولائی
کے مہینوں میں گھبراہٹ۔ خوف اور یاس کے بادل
جو ایوانِ کسریٰ پر چھا رہے تھے ان کا اندازہ وہی
لوگ لگا سکتے ہیں جو اس قسم کے حالات کا مشاہدہ
کر چکے ہوں۔ یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو
غیر معمولی قوتِ متخیلہ ملی ہو۔ مگر صاحب بصیرت
کے لئے یہ نشان حضرت اقدسؑ کی سچائی کا بہت
بڑا ثبوت ہے۔ مگر کم ہیں جو فائدہ اٹھاتے ہیں

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
"پاک ٹمبر"
۲۵ - نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ - لاہور
فون نمبر ۶۲۶۱۸ - گھر فون ۵۳۵۰۰
کو ہمیشہ یاد رکھیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعودؓ کی یادیں!

(جناب عبدالرشید تبسم - لاہور)

مَیں سمجھا تھا تمہاری زندگی فانی نہیں ہوگی
اجل سے تا قیامت ایسی نادانی نہیں ہوگی

اگر سارا جہاں مرتا ہے تیرے بعد مر جائے
کسی کی موت پر مجھ کو پریشانی نہیں ہوگی

ترا ہر سانس اک موجِ بہارِ علم و عرفاں تھا
وہ موج اب ضامنِ گلہائے عرفانی نہیں ہوگی

کبھی مغرب کو للکارا کبھی مشرق کو للکارا
نبردِ کفر و دیں میں تجھ سی جولانی نہیں ہوگی

گدایانِ محمدؐ کو کیا تو نے یوں صف آراء
کہ اب ان کے مقابل شانِ سلطانی نہیں ہوگی

تری تربت پہ اے سالار! آئی ہیں تری فوجیں
رجز خوانی کریں گی، مرثیہ خوانی نہیں ہوگی

تجھے ہر دور کے تاریخ داں ڈھونڈیں گے دنیا میں
تری وہ شخصیت ابھرے گی جو فانی نہیں ہوگی

جدھر نکلیں گے دیوانے تمہارے نقشِ پا ہونگے
کوئی وادی جنوں زاروں میں انجانی نہیں ہوگی

جنوں کے ہاتھ سے آئے گی پھر شامت گریباں کی
مگر اس طور سے اب چاک دامانی نہیں ہوگی

کئی خورشید ابھریں گے ابھی آفاقِ مشرق پر
مگر ان میں ترے ماتھے کی تابانی نہیں ہوگی

بہت بکھریں گے گیسو خوب رووں کی جبینوں پر
تمہاری زلف سی ان میں پریشانی نہیں ہوگی

اسی محفل سے اٹھیں گے کئی آتش نوا لیکن
کسی کے نطق میں یہ شعلہ سامانی نہیں ہوگی

تری آہِ شرر افشاں ستارے کر گئی پیدا
شبِ غم اب اندھیروں کی فراوانی نہیں ہوگی

فصیلِ شہر تک تو کھینچ لایا مہرِ تاباں کو!
گلی کوچوں میں ہے جو رات طولانی نہیں ہوگی

بلا تخصیص مے بٹتی تھی تیرے دور میں ساقی
کہیں رندوں کی قسمت میں یہ ارزانی نہیں ہوگی

مناسب ہے نکل جاؤ تبسم! جانبِ صحراء
دلِ وحشی کی اب تم سے نگہبانی نہیں ہوگی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کے عہدیداروں کو کس طرح کام کرنا چاہیئے

(جناب ملک لال خاں ۔ ہری پور ہزارہ)

یہ مضمون جناب ملک لال خاں قائد ضلع ہزارہ نے سالانہ اجتماع ۷۸ء کے ملقین عمل (مہتممین مرکزیہ) کے پروگرام میں پڑھا۔ ——— (ادارہ)

برادران! حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے منصبِ نبوت پر سرفراز فرمایا تو انہوں نے یوں دعا کی۔

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ
وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ وَاحْلُلْ
عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا
قَوْلِيْ وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ

عرض کی اے میرے رب میرا سینہ کھول دے اور جو ذمہ داری مجھ پر ڈالی گئی ہے اس کو پورا کرنا میرے لئے آسان فرما دے اور اگر میری زبان میں کوئی گرہ ہو تو اسے بھی کھول دے تا کہ لوگ میری بات آسانی سے سمجھنے لگیں اور میرے اہل میں سے میرا ایک معاون بنا دے۔

قرآن مجید کی اس بیان فرمودہ دعا کی روشنی میں میں چند باتیں اس امر کے متعلق کہوں گا۔ کہ خدام الاحمدیہ کے عہدیداروں کو کس طرح کام کرنا چاہیئے؟

سب سے پہلے عہدیداران کے پیش نظر یہ بات رہنی چاہیئے کہ جو ذمہ داری بھی ان کے سپرد ہو اس کے لئے پہلے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی جائے کہ اس ذمہ داری کو نباہنے کے لئے جو ضروری وسائل درکار ہیں وہ انہیں عطا فرمائے۔ اور پھر ان وسائل سے پوری مستعدی کے ساتھ استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ انسانی کوششیں بظاہر کس قدر بھی مکمل نظر آئیں ان میں خامی رہ جانے کا امکان ہوتا ہے اس لئے عہدیداران کو تمام مہیا وسائل سے پوری جدوجہد کے ساتھ استفادہ کے بعد اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اے ہمارے آقا ہم نے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے اپنی سی کوشش کر لی ہے اور ہم جانتے ہیں کہ تیرے رحم کے بغیر وہ نتائج نہیں نکل سکتے، جن کی ہمیں خواہش ہے اس لئے تو ہماری حقیر کوششوں کی نسبت سے نہیں بلکہ اپنی وسیع رحمت کے لحاظ سے ان کے نتائج پیدا فرما۔ پوری جدوجہد، کامل توکل کا یہ امتزاج عہدیداروں کے تمام کاموں کی روح رواں بننا چاہیئے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دوسرے یہ بات عہدیداروں کے پیش نظر رہنی چاہیئے کہ خدمتِ دین کا موقعہ ملنا محض فضلِ الٰہی ہے کسی خوبی یا کسی ہنر کے باعث نہیں ان کے دلوں کی گہرائی سے ہمیشہ وہی جذباتِ تشکر ابھرنے چاہئیں جو ان کے آقا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلبِ صافی سے پھوٹے ؎

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگاہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گذار

خدا تعالیٰ کا احسان ہے عہدیدار پر کہ اس نے اپنے فضل سے اسے خدمتِ دین کا موقعہ عطا فرمایا اس لئے بجائے اس کے کہ عہدیدار تنظیم سے یا خدام سے یہ توقع کرے کہ وہ اس خدمت کے لئے اس کے ممنون ہوں اسے چاہیئے کہ اپنا دل رب رحمٰن کے اس احسان کے احساس سے پُر رکھے کہ اس نے اسے اپنا قرب عطا کرنے کیلئے نسبتاً زیادہ موقعہ عنایت فرمایا ہے اپنے آقا سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی یہ نصیحت کبھی نہیں بھولنی چاہیئے۔ کہ

خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو!
اس کے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

خدا تعالیٰ کا اپنے فضلوں کے بارے میں یہ طریق ہے کہ وہ ان سے فائدہ اُٹھانے والوں اور ان کے لئے جذباتِ تشکر پیش کرنے والوں پر اپنے فضلوں کی بارش اور بڑھا دیتا ہے (ابراہیم ۸) ایک خدمت کا موقع مزید خدمات کے مواقع پانے کا پیش خیمہ بنتا ہے اور ہر مقبول نیکی سے مزید نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔ اس لئے عہدیداروں کا مطمحِ نظر محض خدمت نہیں ہونا چاہیئے بلکہ مقبول خدمتِ دین ہونا چاہیئے۔ اور اپنی بھرپور مخلصانہ کوشش کے بعد اپنے رب رحیم کے حضور عرض کرنا چاہیئے۔ کہ ہماری حقیر کوشش کا نذرانہ قبول فرما۔

مجلس کے عہدیداروں کی حیثیت خدام کی نظر میں صدر مجلس بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح کے نمائندہ کی ہوتی ہے۔ اور وہ ان سے اعلیٰ روحانی اور اخلاقی نمونہ کی توقع رکھتے ہیں اس لئے پہلے خود عہدیداران کو اعلیٰ درجہ کا نمونہ پیش کرنا چاہیئے تاکہ ان کی کسی کمزوری سے خدام کا حسنِ ظن مجروح ہو کر ان کے لئے روحانی صدمہ کا باعث نہ بنے۔

پہلے میں سمجھا کرتا تھا کہ بحیثیت مسلمان اسلامی احکام پر عمل کرنے کے لحاظ سے سب برابر ہیں اور کسی عہدیدار پر صرف اس لئے کوئی زائد روحانی یا

شاہ میڈیکو سوداگران انگریزی ادویات مسجد اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اخلاقی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی کہ وہ عہدیدار ہے مگر بعد میں قرآن کریم سے یہ راہنمائی ملی کہ جن لوگوں کو نیکیوں پر قائم رہنے کے نسبتاً زیادہ اور بہتر مواقع میسر ہوں ان کی روحانی اور اخلاقی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں۔ قرآن کریم نے امہات المؤمنین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

کہ اگر تم سے کوئی کمزوری یا غلطی
سرزد ہوئی تو تمہیں دوسروں کی
نسبت دگنی سزا ملے گی۔۔۔۔۔۔

(احزاب ۳۱)

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلفاء کی صحبت کے نسبتاً زیادہ مواقع ملتے ہیں ان کی اخلاقی و روحانی ذمہ داری دوسروں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے خدام الاحمدیہ کے عہدیداروں کو خدام کے اس حسنِ ظن پر پورا اترنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ الودود نے سالانہ اجتماع ۱۹۷۸ء کے افتتاحی خطاب میں فرمایا تھا کہ دنیا اسلام کی تعلیم کے حسن سے تو انکار نہیں کرسکتی مگر وہ اس تعلیم پر عمل کرنیوالے معاشرہ کا مطالبہ کرتی ہے۔ اور جماعت احمدیہ بحیثیت جماعت اس چیلنج کا جواب دینے کی پابند ہے لیکن برادران! بات یہیں ختم نہیں ہوتی۔ جماعت کے اندر بھی جماعت کے افراد اپنے بزرگوں اور جماعتی عہدیداروں سے اور خدام اپنے عہدیداروں سے بزبانِ حال یہ مطالبہ کر رہے ہوتے ہیں کہ عہدیداران اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے اور اسلامی اخلاق کا اعلیٰ معیار قائم کرنے کے لحاظ سے ان کے لئے نمونہ بنیں۔

یہ مطالبہ نہایت اہم ہے اور چاہیئے کہ عہدیداران میں سے ہر ایک اپنے آپ کو اس مطالبہ کا مخاطب سمجھتے ہوئے اپنے نفس کا محاسبہ کرے کہ وہ کس حد تک اس مطالبہ پر پورا اتر رہا ہے۔

معاشرے میں افراد کے آپس میں اختلافات بھی ہو جاتے ہیں۔ عام حالات میں جب اختلافات اسلامی تعلیم کی روشنی میں طے کئے جائیں۔ تو معاشرہ کسی مستقل نوعیت کے نقصان سے محفوظ رہتا ہے، لیکن اگر اس تنازعہ میں ایک فریق مجلس کا عہدیدار ہو تو اس سے پیدا ہونے والے نقصان سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے۔ میں ایک مثال کے ذریعہ یہ فرق واضح کرنے کی کوشش کروں گا۔

آجکل چھوٹی جماعتوں میں مساجد نہ ہونے کے باعث بعض خوش بخت احباب کے گھروں میں مراکزِ نماز قائم ہیں۔ جماعت کا اس شخص پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس کے گھر کو مرکزِ نماز بنا کر خدا تعالیٰ کے فضلوں کا مورد بنا دیا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی صاحبِ خانہ پر بہت بڑی ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ وہ احباب سے خاص طور پر پیار و محبت سے رہے کیونکہ اگر نماز کے لئے آنیوالے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

احباب میں سے کسی کے ساتھ اس کی رنجش ہوئی تو یہ بات اس دوست کی مرکز نماز میں حاضری پر اثرانداز ہوسکتی ہے۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہؤا تو دونوں دوستوں کے لئے یہ بہت بڑا نقصان ہوگا۔ اس لئے مجلس کے عہدیداران کو یہ احتیاط خاص طور پر کرنی چاہیئے۔ کہ انہیں محض رضائے الٰہی کے حصول کے لئے ایثار اور تواضع کی راہ اختیار کرتے ہوئے خدام میں سے کسی کو بھی رنجیدہ ہونے کا موقعہ نہیں دینا چاہیئے۔ کیونکہ ہوسکتا ہے۔ یہ ناراضگی مجلس کے کاموں پر اثرانداز ہو۔

ہر شخص جسے اپنی ذمہ داریوں کے ادا کرنے کے لئے معاونین کی ضرورت ہے۔ ضروری ہے کہ وہ دوست بنانے اور دوستی نبھانے کے گر خاص طور پر سیکھے۔ میں اپنے ذوق کے مطابق یہ سمجھتا ہوں کہ سیدنا و مولانا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دعوت حق پر سب سے پہلے ایمان لانے والا شخص وہ تھا جو آپؐ کا بہترین دوست تھا میری مراد سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہے۔ گویا دعوت اسلام کی جد و جہد کا پہلا شیریں پھل دوستی کا ثمرہ تھا۔ میرا اپنا مشاہدہ اور تجربہ بھی یہی ہے۔ میرے احمدیت کی طرف مائل ہونے اور پھر نعمت حاصل کرنے کی سعادت پانے میں بہت بڑا دخل میرے دوستوں اور بزرگوں کی محبت کا تھا۔ اللہ تعالےٰ انہیں اس احسان کا بہت بڑا اجر عطا فرمائے۔ آمین

لاہور میں طالب علمی کے زمانہ میں مجھے دو فائدین لاہور کی محبت و شفقت کا تجربہ ہؤا اور ذاتی دوستی کے حلقے میں داخل کر لینے کے بعد انہوں نے مجھ سے جو ارشاد بھی فرمایا۔ مَیں اس کی تعمیل سے نہ صرف یہ کہ انکار نہ کر سکا۔ بلکہ اس کی تعمیل میں لذت بھی اٹھائی۔

خدام الاحمدیہ کے عہدیداروں کو یہ خیال
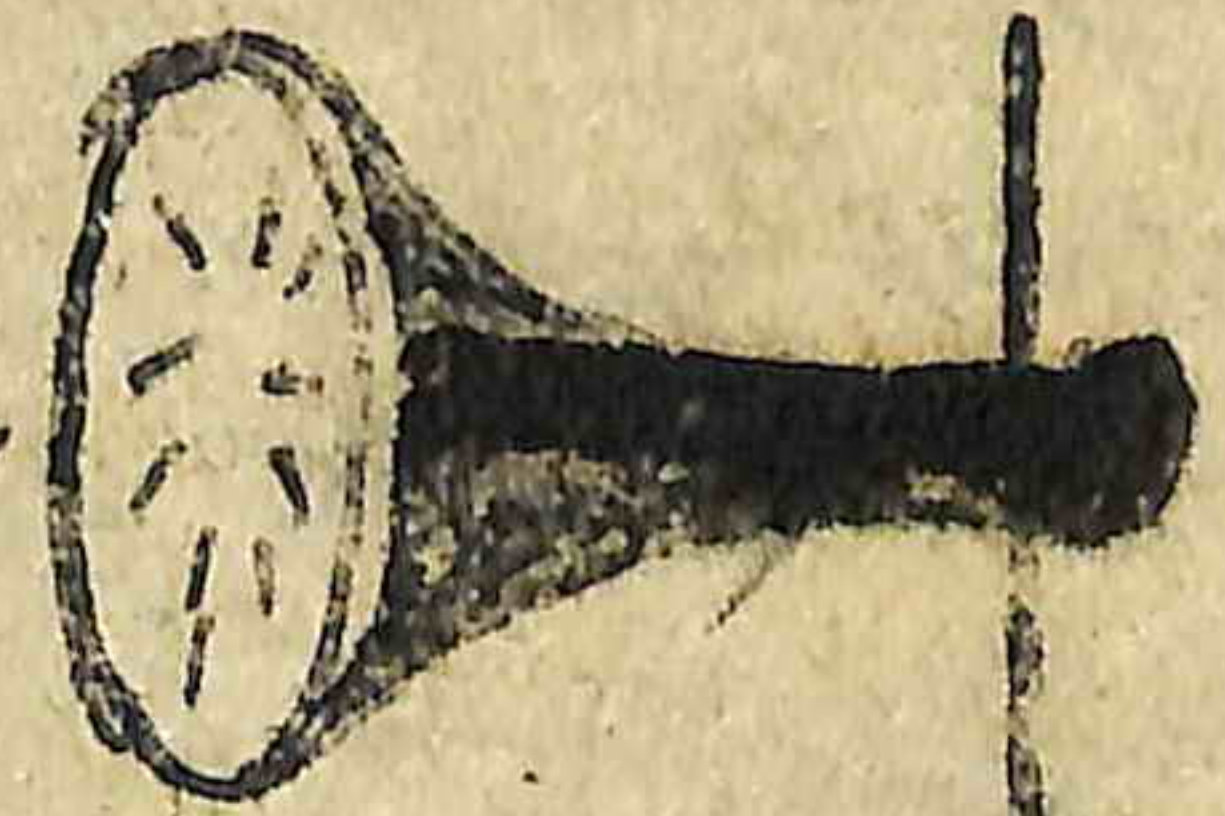
Digitized By Khilafat Library Rabwah

رکھنا چاہیئے کہ صرف ذاتی اخلاص کی بناء پر کوئی خادم ان کے ساتھ عملی تعاون کے لئے بہت کم تیار ہوگا۔ طبعی حجاب اور دیگر روکیں آڑے آجاتی ہیں۔ ذاتی اخلاص کے سرچشمے سے بھی اس وقت ہی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے جب اس چشمہ کے پانی کو بہانے کے لئے ذاتی تعلق اور محبت کی نہر کھود لی جائے عہدیداران کو سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے استفسار کے جواب میں یہ ارشادِ ربانی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جب روحانی پرندوں کو اپنی محبت و شفقت کی تاروں میں جکڑ لو گے تو انہیں جہاں سے بھی آواز دو گے وہ تیزی سے تیرے پاس اُڑتے چلے آئیں گے (البقرہ - ۲۶۱)

انسانی ذہن کچھ ایسا ہے کہ کتنی ہی اہم بات ہو اگر اس کا وقفے وقفے سے ذکر نہ کیا جائے تو اس کی اہمیت آہستہ آہستہ ذہن سے اترتی جاتی ہے اس ذہن کو پیدا کرنے والے ہمارے خالق نے اس کمزوری کا علاج "ذَکِّرْ" کے حکم سے فرمایا ہے کہ بار بار یاد دہانی کراتے رہنا چاہیئے۔ ساتھ ہی اس کا فائدہ بیان فرمایا ہے کہ یاد دہانی بہرحال فائدہ دیتی ہے۔ (الاعلیٰ - ۱۰) اس لئے یاد دہانی کی اہمیت کراتے وقت قرآن کریم کا ایک دوسرا ارشاد بھی پیشِ نظر رہنا چاہیئے۔ کہ

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ۔ (النحل ۱۲۶)

اور یاد دہانی کا انداز ایسا نہیں ہونا چاہیئے جس سے چڑ پیدا ہو۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے "ذَکِّرْ" کی قرآنی ہدایت سے استفادہ کرتے ہوئے عمدہ نمونہ قائم کیا ہے۔ تربیتی کلاس کا موقعہ ہو یا سالانہ اجتماع کا، اس تواتر سے یاد دہانیاں موصول ہوتی ہیں کہ کسی بھی فرض شناس عہدیدار کے لئے یہ ممکن

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نہیں رہتا کہ وہ مرکز کی ہدایات پر عمل کرنے میں کوتاہی کرسکے - مرکز کا یہ عمدہ نمونہ تمام عہدیداروں کو اپنانا چاہیئے -

ایک ضروری پہلو عہدیداروں کے لئے یہ ہے کہ اہم کاموں کا مناسب وقفہ کے بعد فالو اپ (FOLLOW UP) کیا جائے ایک لحاظ سے یہ بھی یاددہانی ہی میں داخل ہے اس کی ایک مثال دیتا ہوں - احمدیہ انٹر کالجئیٹ ایسوسی ایشن لاہور کی ایک تقریب کے سلسلہ میں میرے معاونین سے یہ طے ہوا کہ اپنے اپنے کام کی تکمیل کے بعد وہ گھروں کو واپسی سے پہلے مجھے رپورٹ دیں گے - ایک دوست کی رپورٹ رات بارہ بجے تک نہ آئی - میں اور میرے ایک دوست سائیکلوں پران کے ہاسٹل میں پہنچے انہیں جگایا تو وہ حیران رہ گئے انہوں نے کام تو کرلیا تھا مگر رپورٹ دینی ضروری نہیں سمجھی تھی - دراصل انہیں ہرگز یہ توقع نہیں تھی کہ میں رپورٹ نہ دینے کو اتنی اہمیت دوں گا -

حق یہ ہے کہ مومن کا وعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کی رو سے ایسا ہی ہونا چاہیے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چیز - پھر کیا وجہ ہے کہ آپ کا ایک معاون آپ سے اپنی ذمہ داری کی ادائیگی کے سلسلہ میں ایک وعدہ کرے پھر وقت مقررہ تک وہ کام نہ ہو اور آپ اس تساہل کو نظر انداز کر دیں - ذمہ داریاں خواہ طوعی ہی ہوں

بجلی کا سامان
فینسی لائیٹس
بازار سے بارعایت خرید فرمادیں
پائونیر الیکٹرک کمپنی
O/S حرم گیٹ - ملتان شہر

ہر قسم سائیکل اور سپیئر پارٹس
ارزاں دستیاب ہیں
یونیق سائیکل مارٹ
O/S حرم گیٹ ملتان شہر
فون :- ۷۵۹۱۶

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جب قبول کر لی جائیں تو ان کے پورا کرنے کے بارہ میں محاسبہ ضرور ہونا چاہئیے۔ مثلاً آپ قائد ضلع ہیں۔ ایک مجلس کے قائد تاریخ مقررہ تک رپورٹ نہیں بھجواتے۔ اگر انہیں یقین ہو کہ جب قائد ضلع کو مقررہ تاریخ تک رپورٹ نہیں ملے گی اور ان کی طرف سے محاسبہ ہوگا۔ تو ان کی سُستی کرنے کا امکان بہت کم ہو جائے گا۔ غرض عہدیداران کے لئے ضروری ہے کہ اپنے اہم کاموں کے بارہ میں جائزہ لیتے رہا کریں۔ اور مناسب وقفوں کے بعد فالو اپ کرتے رہیں کہ کام ہوا یا نہیں کیونکہ ان کا کام اس وقت ختم نہیں ہو جاتا جب انہوں نے کسی کے ذمہ کام لگا دیا۔ بلکہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک وہ کام ہو نہ جائے۔

مجلس کے عہدیداران کو اپنے نائب اور معاون ساتھ ساتھ تیار کرتے رہنا چاہئیے۔ انہیں بڑ کا درخت نہیں بننا چاہئیے جو خود تو خوب پھیل جاتا ہے مگر اپنے زیر سایہ کسی پودے کو پنپنے نہیں دیتا آپ کو پھیلنے کی بجائے سیدھا اوپر نکل جانے والا درخت بننا چاہئیے جو خود بھی بڑھتا ہے۔ اور اپنے زیر سایہ نوخیز پودوں کو بھی اوپر نکلنے کے لئے اکساتا رہتا ہے۔ بعض جگہوں پر یہ دقت پیش آتی ہے کہ ایک قائد ضلع کام کر رہا ہے اس کا کہیں تبادلہ ہو جاتا ہے اور مجلس کا کام اچانک رک جاتا ہے۔ اس کام کو فوراً اٹھا لینے والا عہدیدار تیار نہیں ہوتا۔ مواصلات کی تنصیبات کے لئے "نو بریک پاور سپلائی سسٹم" (NO BREAK POWER SUPPLY SYSTEM) کا انتظام کیا جاتا ہے مقصود یہ ہوتا ہے کہ اچانک جب بجلی فیل ہو جائے تو پہلے بیٹری اور پھر جنریٹر GENERATOR فوراً لوڈ (LOAD) لے لیں اور ایک سیکنڈ کے لئے بھی نظام میں بجلی کی خرابی کی وجہ سے خلل واقع نہ ہو۔ میں ٹوکیو میں سب سے بڑے ٹرنک ایکسچینج (TRUNK EXCHANGE) گیا۔ وہاں انہوں نے ہمیں اپنا "نو بریک پاور سپلائی سسٹم" دکھایا وہاں میں نے بحری جہازوں میں استعمال ہونے والے بڑے بڑے ڈیزل جنریٹر دیکھے۔ میں نے پوچھا کب سے نصب ہیں بتایا گیا۔ سولہ سال سے پوچھا اس سولہ سال کے دوران کتنی دفعہ بجلی فیل ہوئی۔ اور ان کو چلانا پڑا۔ انہوں نے بتایا ایک دفعہ بھی نہیں۔ گویا ٹوکیو میں سولہ سال کے دوران شہر کے اس حصہ میں ایک دفعہ بھی بجلی فیل نہیں ہوئی۔ سخت حیرت ہوئی کہ جس احتیاطی تدبیر کے عملی استعمال کی سولہ سال میں ایک دفعہ بھی نوبت نہیں آئی۔ اس پر اس قدر سرمایہ کیوں لگا رکھا ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ مواصلات اس قدر اہم شعبہ ہے کہ اس کے بارے میں کسی قسم کا خطرہ (RISK) مول نہیں لینا چاہئیے میں نے انہیں مذاق کے رنگ میں کہا کہ آپ لوگوں نے اس قدر قیمتی جنریٹر کو سولہ سال میں ایک دفعہ بھی استعمال نہیں کیا۔ انہیں پاکستان بھیج دیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہم انہیں روزانہ استعمال کیا کریں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ روحانی دنیا میں ہمیں اس سے بھی زیادہ شدّت کے ساتھ ضرورت ہے کہ ہمارے پاور سپلائی سسٹم بھی پوری طرح سے نو بریک (NO BREAK) قسم کے ہوں ایک عہدیدار اپنی جگہ سے ہلے تو ایک نہیں کئی دوسرے عہدیداران اس کی جگہ لینے کے لئے پہلے سے تیار ہوں

اسلام نے ہمیں صرف نیک عمل کا حکم نہیں دیا عملِ صالح بجالانے کا حکم دیا ہے عملِ صالح وہ مناسب حال عمل ہے جو وقت اور حالات کے تقاضوں کے مطابق ہو۔ ان تقاضوں سے سب سے زیادہ واقف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ہیں۔ جنہیں موجود الوقت مقربانِ الٰہی کی سرداری عطا ہوتی ہے اور جن کی راہنمائی خود مولا کریم فرماتا ہے۔

عہدیداران کو چاہیئے کہ وہ اپنے آقا کے ہونٹوں پر نظر رکھیں۔ اور جو ارشاد ان مبارک ہونٹوں سے نکلے اس کی تعمیل کو رضائے الٰہی کے حصول کی اہم ترین راہ خیال کرتے ہوئے اس کی تعمیل میں لگ جائیں۔

ہمارے ہر ایک عمل کا نقطۂ مرکزی اپنے رب کی رضا کا حصول ہے اس لئے ہمیں ہر قدم پر اس کی رضا کی جستجو میں لگے رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنے فضل سے مقبول حسنِ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں
اور
پٹوں نیز کاروں اور جیپوں کے سلنسر بکس
اور سلنسر پائپ کیلئے ہماری خدمات سے
فائدہ اٹھائیں
میاں بھائی آٹو سٹور
۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی۔ لاہور
فون نمبر سیل ڈپو۔ ۶۳-۳۱۱۴۴

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مطالعۂ مذاہب (۳)

امریکہ میں بلیک مسلم تحریک کا ماضی و حال

(جناب مولوی محمد صدیق شاہد سابق مبلغ امریکہ)

بلیک مسلم تحریک کی ترقی اور اسکی مقبولیت میں چونکہ ایک شخص مالکمس (Malculm X) کا بھی بہت زیادہ دخل ہے لہذا اس کا ذکر بھی یہاں خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ یہ شخص پہلے عیسائی تھا۔ لمبا قد۔ طاقتور جسم اور ہلکی کھال کا انسان تھا اسکی جوانی زیادہ تر گلیوں میں گزری پریس کی نگاہوں میں یہ اچھے ریکارڈ کا مالک نہ تھا نیویارک کے حلقہ ہارلم میں رہتا تھا جو بلیک نسل کا گڑھ تھا اور جرائم کا اڈہ تصور کیا جاتا تھا اور اسے red کے Nickname سے یاد کیا جاتا تھا۔

آخر یہ بعض جرائم میں قید ہوا۔ اور قید خانہ میں ہی اس کو عالیجاہ محمد کی تعلیمات سے آگاہی حاصل ہوئی اور اس نے جرائم سے توبہ کرلی اور قید خانہ میں ہی نیک انسان بن گیا اور عالیجاہ محمد کی تحریک کا ممبر بن گیا۔[1]

مالکمس خود کہتا ہے۔ کہ اس پر عالیجاہ محمد کی تعلیمات نے بہت اثر کیا جو کچھ بھی اس نے سیکھا وہ عالیجاہ محمد کے اسلام کے اثر سے تھا نیز اس نے اقرار کیا۔ کہ

"میں جو کچھ بھی آپ مجھے کہیں ایک پرانا مجرم ہوں۔ میں ایسا کہلانے میں شرم محسوس نہیں کرتا کیونکہ یہ سب کچھ اس وقت ہوا جبکہ میں سفید نسل کی عیسائی دنیا کا ایک ممبر تھا ایک مسلمان کی حیثیت سے میں ایسی باتوں کا ارتکاب ہرگز نہ کرپاتا۔ جن کے نتیجہ میں مجھے جیل جانا پڑا۔"[2]

مالکمس (Malculm X) ۱۹ مئی ۱۹۲۵ء کو نبراسکا (Nebraska) ریاست کے شہر اوماہا (Omaha) میں پیدا ہوا اور اس کا نام مالکم لٹل (Malculm Little) تھا اور یہ ایک عیسائی بیپٹسٹ فرقہ کے پادری کے گیارہ لڑکوں میں سے ایک تھا ابھی یہ چھوٹا ہی تھا۔ کہ اس کے والدین و بھائی میچی گن (Michigan) ریاست کے شہر لانسنگ (Lansing) میں چلے آئے یہاں اس کا باپ جس کا نام ریورنڈ ارل لٹل (Reverend Earl Little) تھا سفید نسل کے خلاف نفرت اور حقارت کے جذبات پھیلانے میں پیش پیش تھا اور اس وجہ سے اُ ـ

---

[1] بلیک مسلمز ان امریکہ ص ۱

[2] بلیک مسلمز ان امریکہ ص ۲۰۸

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Race man کہا جاتا -

مالکمس ابھی چھ سال کا تھا کہ اس کے خاندان کا مکان سفید نسل کی ایک عیسائی تنظیم Ku-Klux Klan نے جلا دیا - فائر مین آگ بجھانے آئے مگر آکر بیٹھے رہے اور ایک قطرہ پانی کا بھی مکان کی آگ بجھانے کے لئے استعمال نہ کیا گیا - مالکمس کہتا ہے کہ وہ نظارہ یاد کر کے اب تک اس کا دل جلتا ہے۔ [1]

اس کے باپ نے ایک سٹور بنانے کی کوشش کی مگر وہ کار کے نیچے آکر مارا گیا جسے مالکمس نے عمداً قتل قرار دیا - ان حالات نے جو سفید نسل کی طرف سے اس کے خاندان کو تباہ کرنے کے لئے پیدا کئے گئے مالکمس کے اندر سفید نسل کے خلاف سخت نفرت اور حقارت پیدا کر دی -

باپ کی موت کے بعد اس خاندان کو بہت سی مشکلات کا سامنا ہوا ان کی ماں معمولی کاروبار کے ذریعہ بچوں کو زندہ رکھنے کی کوشش کرتی رہی - آخر ان کا سارا خاندان بکھر گیا اور مالکمس کو ایک لڑکوں کے ادارہ میں بھیج دیا گیا - وہاں بھی اسے سب دھتکارتے اور اس سے نفرت کرتے - مگر ایک عورت جو ہاؤس مدر House Mother تھی وہ اس سے ہمدردی کرتی اور اسے ہر وقت اپنے

---

[1] سوانح عمری مالکمس صـ۳

نقل و آسان اقساط پر
رحمن آباد و سمن زار
T.P.C. 1015/1272/20-3-73
T.P.C. 995/1202/20-7-73
منظوری حاصل کر لی گئی ہے
نمبر 8533102

ساتھ رکھتی اس کے بعد جلد ہی اسے ایک سکول میں داخلہ مل گیا مگر وہاں بھی وہ اکیلا سیاہ فام طالبعلم تھا باوجود اس کے کہ وہ کلاس میں اوّل آیا مگر اکثر طلباء و اساتذہ کی نفرت کا نشانہ بنا رہا۔[1]

آٹھویں گریڈ میں اس سے پوچھا گیا کہ تم کیا بننا چاہتے ہو تو اس نے جواب دیا کہ وہ قانون کی تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہے لیکن اسے بتایا گیا کہ قانون ایک نیگرو کے لئے مناسب نہیں لہذا اسے کوئی اور پیشہ اختیار کرنا چاہیئے۔ بڑھائی وغیرہ کا۔

یہ چیز مالکمس کی زندگی میں ایک نمایاں تغیّر پیدا کرنے کا موجب بنی لہذا اس نے سکول چھوڑ دیا اور مشرق و مغرب میں گھومنے لگا اور جرائم پیشہ لوگوں میں شامل ہو گیا۔ سولہ سال کی عمر میں ہارلم (Harlam) میں اس نے باقاعدہ جرائم کی ٹریننگ کلاس میں شمولیت اختیار کر لی۔

۱۸ سال کی عمر میں وہ عادی مجرم بن گیا اور اس معاملہ میں پوری مہارت حاصل کر لی۔ لہذا اسے Big Red کہنے لگے اور جرائم پیشہ لوگوں کا سردار بن گیا اور فاحشہ عورتوں کا دلاّل۔ چنانچہ ہارلم میں اس نے ایک اڈہ بنا لیا۔ اور پولیس اور بعض مذہبی لیڈروں کو بھی اس نے ہاتھ میں لے لیا اور خوب پیسہ کمایا۔ قریباً دو ہزار ڈالر اس کی ماہوار آمد تھی اس دوران کئی بار وہ پکڑا گیا۔ اور قید ہوا۔ آخر ۱۹۴۷ء میں جبکہ وہ میساچوسٹ Massachusetts ریاست کے شہر کونکورڈ Concord میں قید تھا وہاں وہ عالیجاہ محمد کے ایک ممبر سے جو ڈیٹرائٹ ٹیمپل سے تعلق رکھتا تھا ملا۔ اور اس کے ذریعہ مسلمان ہو گیا۔ وہاں سے رہائی کے بعد اس نے اپنی سب طاقت عالیجاہ محمد کی تحریک کی اشاعت میں صرف کر دی۔

عالیجاہ محمد کی طرف سے یہ نیویارک میں ہارلم (Harlam) کے ٹیمپل نمبر ۷ کا منسٹر مقرر کیا گیا۔[1]

اس شخص کی اس تحریک میں بہت مقبولیت ہو گئی اور اتنا اثر ہو گیا کہ عالیجاہ محمد اس کو برداشت نہ کر سکا۔ اور دونوں میں بالآخر اختلاف پیدا ہو گیا ۱۹۵۹ء میں اس نے عالیجاہ محمد کے نمائندہ کے طور پر بہت سے مسلم ممالک کا دورہ کیا۔ اس دوران اس کے خیالات میں نمایاں تبدیلی پیدا ہو گئی اور سفید نسل کے خلاف نفرت اور حقارت کے جذبات میں کمی واقع ہو گئی۔

اس دورہ سے واپسی پر عالیجاہ محمد اور مالکمس کے نظریات اور خیالات میں خاصہ اختلاف پیدا ہو گیا اور یہ خلیج بڑھتی چلی گئی اسی دوران نومبر ۱۹۶۳ء میں جان ایف کینیڈی John. F KENNEDY پریذیڈنٹ آف امریکہ کو قتل کر دیا گیا۔ اس وقت مالکمس نے نیویارک میں ایک میٹنگ

[1] دی بلیک مسلمز اِن امریکہ صفحہ ۲۰۵

[1] دی بلیک مسلمز اِن امریکہ صفحہ ۲۰۹-۲۱۰

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

میں تقریر کی اور کہا کہ کینیڈی کے قتل کا معاملہ
ایسا ہی ہے جیسا کہ کہا جائے chickens
come home to roast.
لفظی ترجمہ: "چوزے گھر بھونے جانے کے لئے
خود ہی آگئے"
دوسرے الفاظ میں یوں کہہ لیں کہ
"لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا"
chickens coming home to roast never did make me sad They have always made me glad.⁵

ترجمہ: چوزوں کا گھر بھونے جانے کے لئے آنا
یا صیاد کا خود ہی اپنے دام میں پھنس جانا
مجھے کبھی بھی غمگین نہیں کرتا بلکہ ایسے امر سے
ہمیشہ ہی خوشی اور مسرت محسوس کرتا ہوں۔
اس بیان سے چونکہ بلیک مسلم کے خلاف
ملک میں برا اثر پڑ سکتا تھا لہذا عالیجاہ محمد
نے اسے فوری طور پر ۹۰ دن کے لئے معطل کر دیا
منسٹری کی سب ڈیوٹیاں اس سے لے لی گئیں۔
اور اسے پبلک بیانات اور لیکچرز سے منع کر دیا گیا
گو پہلے بھی بعض اختلافات تھے لیکن اس بیان
کو اصل وجہ قرار دے دیا گیا۔
اس کے بعد مارچ سنہ ۱۹۶۴ء میں مالکمس نے

۵۔ نیویارک ٹائمز۔ دسمبر ۲ سنہ ۱۹۶۳ء

ہر قسم کا سٹیمکس کراکری
ہوزری کے لئے جدید طرز کا
واحد سٹور
جاوا سپر سٹور حلیم سکوائر
کچہری روڈ۔ ملتان شہر

ملتان کے قدیم ڈرائی کلینرز
جہاں آٹومیٹک پلانٹ پر
ڈرائی کلیننگ کی جاتی ہے
جینکو ڈرائی کلینرز
نواں شہر۔ ملتان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

عمداً بلیک مسلم تحریک سے علیحدگی اختیار کر لی اور ایک الگ تنظیم قائم کر لی جس کا نام اس نے Muslim Mosque N/C رکھا۔

اس کے بعد ۱۹۶۴ء میں ہی اس نے مشرقی اور مغربی افریقہ کے متعدد ممالک نیز مشرق وسطیٰ کے اسلامی ممالک کا دورہ کیا اور حج بھی کیا۔ قریباً ۱۸ ماہ تک یہ دورہ پر رہا۔ جب واپس آیا تو اسے ۲۱ فروری ۱۹۶۵ء کو نیویارک میں ایک لیکچر کرتے ہوئے قتل کر دیا گیا۔[۵]

اس کے قتل کے بعد اس کے فرقے کے لوگ جو پہلے زیادہ توجہ نہیں دیتے تھے اچانک باہر آ گئے اور انہوں نے مالکمس کی تصاویر کو اپنی قمیصوں بٹنوں وغیرہ پر لگانا شروع کر دیا۔ مگر اس فرقہ کو کوئی خاص ترقی نصیب نہ ہو سکی۔

بہر حال اس شخص نے عالیجاہ محمد کی تحریک کو پھیلانے اس کی اشاعت کرنے اور لوگوں میں مقبول بنانے میں بہت محنت کی مگر جب اس کے خیالات سفید نسل کے بارہ میں اسلام کی صحیح تعلیم سے آگاہی کے بعد بدل گئے تو اسے بلیک مسلم تحریک کی طرف سے برداشت نہ کیا گیا اور اسے جان سے ہاتھ دھونا پڑا۔

عالیجاہ محمد کی تحریک سیاہ فام لوگوں میں آہستہ آہستہ مقبول ہوتی چلی گئی اور اس کے ماننے والوں کی تعداد بڑھتی رہی۔ ہر بڑے شہر میں عالیجاہ محمد نے اپنے ٹیمپل بنائے۔ مختلف اشیاء کے سٹور کھولے گئے تاکہ اپنے ممبران کی اقتصادی حالت کو درست کیا جائے۔ مچھلی کی تجارت میں تو قریباً اس تحریک کا قبضہ تھا۔

عالیجاہ محمد کی وفات

عالیجاہ محمد ۷۷ سال کی عمر میں ۲۵ فروری ۱۹۷۵ء کو شکاگو میں وفات پا گئے تو ان کے ۴۱ سالہ بیٹے والس ڈی محمد Wallace D. Muhammad جانشین بنائے گئے ان کا نام بلیک مسلم تحریک کے بانی فارڈ محمد نے خود رکھا تھا یہ عالیجاہ محمد کے چھ لڑکوں میں سے پانچواں ہے۔

اس لڑکے نے چونکہ مصر میں تعلیم حاصل کی تھی اس لئے یہ شروع سے ہی اپنے والد کے نظریات و عقائد سے اختلاف رکھتا تھا اور یہ مالکمس کا دوست تھا جس کا ذکر اوپر آ چکا ہے عالیجاہ محمد نے انہیں اختلافات پر اسے دوبار جماعت سے الگ کر دیا تھا۔ ستمبر ۱۹۶۴ء میں والس محمد نے ایک انٹرویو میں یہاں تک کہا کہ اس کا باپ دنیا میں سب سے بڑا لیڈر بننا چاہتا ہے اور اس کے بھائیوں اور بہنوں نے بھی اس سے قطع تعلق کر لیا ہے اور اسے اب صرف والس ڈی (Wallace, D.) کہہ کر پکارتے ہیں اور D کو Deceitful کا مخفف قرار دیتے۔ یعنی

۵؎ دی بلیک مسلمز ان امریکہ صفحہ ۲۱۱

دھوکا باز۔[۱]

والس ڈی محمد نے اپنے باپ کو مالکمس کے قتل کے بعد لکھا کہ وہ اب اس کے مددگاروں اور متبعین کو مرجھائے ہوئے پھولوں کی طرح دیکھتا ہے نیز یہ کہ اسلام اور قرآن تو مال و دولت کو جمع کرنے سے منع کرتا ہے مگر تم اپنے ذاتی فائدہ کے لئے مال و دولت جمع کر رہے ہو۔ اس نے الگ ایک گروپ سول رائٹس Civil Rights کے نام سے منظم کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ اور آخر فروری ۱۹۶۵ء میں توبہ کر لی اور اپنے والد کی سو فیصدی اطاعت کرنے کا وعدہ کیا۔ اور اسے دوبارہ تحریک کا ممبر بنا لیا گیا۔[۲]

عالیجاہ محمد نے مرتے وقت جو جائداد مذہبی خانوں سکولز۔ بیکری شاپس، سٹورز اور بنک میں جو رقوم چھوڑیں ان کا اندازہ اسّی ملین ڈالر لگایا گیا۔[۱]

والس ڈی محمد کو چونکہ اپنے والد کی زندگی میں ہی فارڈ محمد کی الوہیت، عالیجاہ محمد کی نبوت اور نسلی امتیاز وغیرہ سے اختلاف تھا لہذا اس نے اس تحریک کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں سنبھالتے ہی اپنے والد کے نظریات کی برملا تغلیط شروع کر دی چنانچہ اس نے دو سال بعد فارڈ محمد کے یوم پیدائش کے موقع پر جو ۱۲ر مارچ ۱۹۷۷ء کو

[۱] واشنگٹن پوسٹ ۲۷ر فروری ۱۹۷۵ء

[۲] واشنگٹن پوسٹ (۱۲ مارچ ۱۹۶۵ء)

روزنامہ الفضل ربوہ

ہمارا آپ کا اور سب کا اخبار

اس میں • حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے اقتباسات • حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات • علمائے سلسلہ کے اہم مضامین۔

• بیرونی ممالک میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل۔

• اور ملکی و عالمی اہم خبریں شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں اسکی توسیع اشاعت آپ کا قومی فرض ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

سامان آرائش و زیبائش

— کا مرکز —

"ورائٹی فینسی سٹور"

۵۹ میونسپل شاپنگ سنٹر

— سرگودھا —

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

منایا گیا وا شگاف الفاظ میں اعلان کیا کہ اب آئندہ
سے یہ دن یوم نجات دہندہ نہیں ہوگا بلکہ اسے
یوم نجات کے طور پر منایا جائے گا۔ جو اس امر کا بھی
ثبوت ہے کہ فارڈ محمد جو اس تحریک کا بانی تھا اس
کا تقدس ختم ہو گیا۔ پھر اس نے کہا کہ بلیک مسلم
تحریک کا نصب العین اور مقصد وحید حقیقی اسلام
کا احیاء اور اشاعت ہے اور اب سے فارڈ محمد کو
ہرگز روحانی پیشوا اور خدا کا اوتار نہیں مانا جائیگا۔
کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات کھانے پینے اور دیگر
حوائج انسانی سے پاک ہے اور عالیجاہ محمد کو اب
خدا تعالیٰ کا پیغمبر نہیں تصور کیا جائے گا۔ کیونکہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور
قرآن کریم خدا تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ [1]

اس کے علاوہ والس محمد نے جو تبدیلیاں کیں
وہ حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ اپنے ماننے والوں کو قرآن کریم کے سیکھنے
پڑھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی ترغیب دلائی
نیز نماز پانچ وقت اور رمضان کے روزوں کی پابندی
کی تلقین کی اور نماز کے الفاظ سیکھنے ضروری قرار
دیئے جو پہلے نہیں تھا۔

۲۔ ٹیمپل (Temple) کا نام بدل کر عبادتگاہ کو
کا نام مسجد رکھ دیا گیا اور کرسیاں اٹھا دی گئیں
تاکہ لوگ بآسانی نماز ادا کر سکیں اور منسٹرز کی بجائے
امام کا لفظ اختیار کیا گیا۔

۳۔ عالیجاہ محمد نے حکومت امریکہ کے سیاہ فام لوگوں
کے لئے علیحدہ خود مختار مملکت کے قیام کا مطالبہ
کیا تھا اور پیشگوئی کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اس صدی
کے اختتام تک سفید نسل امریکنوں کو نیست و نابود
کر دے گا۔ لیکن والس ڈی محمد نے اپنے عقیدہ،
کے برخلاف اپنی تحریک کے لئے ہر رنگ و جنس کے
انسان کے لئے دروازے کھول دیئے اور کہا کہ
"ہم جانتے ہیں کہ کسی رنگ میں کوئی افضلیت نہیں"۔ [2]

۴۔ اپنے باپ کے طریق کے برعکس اس نے ڈاڑھی
بھی رکھ لی۔

۵۔ فارڈ محمد اور اس کے بعد عالیجاہ محمد نے جو
نوجوانوں کی ایک تنظیم قائم کی تھی Fruit
of Islam وہ بھی عملاً ختم کر دی گئی اور مسجد
یا ٹیمپل میں داخل ہوتے وقت جو تلاشی لی جاتی
تھی وہ ختم کر دی گئی۔ ہر شخص اب بلا روک ٹوک
داخل ہو سکتا ہے حتیٰ کہ سفید آدمی کے لئے بھی
دروازے کھلے ہیں۔

۶۔ اس تحریک کا نام بلیک مسلم کے علاوہ نیشن
آف اسلام Nation of Islam
بھی تھا اس کو بھی والس ڈی محمد نے بدل دیا اور
World Community of Islam
"in the west" یا The Bilalian

---

[1] رسالہ ٹائم انگلستان مارچ ۱۴، ۱۹۷۶ء

[2] رسالہ ٹائم ۱۷ مارچ ۱۹۷۶ء

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کہا جانے لگا۔

بلالین اس لئے کہ یہ اپنے آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی حضرت بلال رضؓ کی طرف منسوب کرنے لگے۔

۷۔ اس تحریک کا اخبار محمد سپیکس Mohamad Speaks کے نام سے شائع ہوتا تھا اس کا نام بھی بدل کر اب Bilalian News کر دیا گیا۔ اور اس کے آخر میں جو دس مختلف قسم کے مطالبات شائع ہوتے تھے۔ وہ بھی اڑا دیئے گئے۔

گویا کہ اب یہ فرقہ بہت حد تک اسلامی عقائد کو اپنا رہا ہے۔ اور عملی طور پر بھی قرآن و سنّت کی تعلیمات پر عمل کر کے صحیح اسلام کو اپنا مذہب قرار دے رہا ہے جس کی وجہ سے اب یہ مسلم ممالک سے مالی امداد حاصل کرنے میں بھی کامیاب ہو گیا ہے۔

رسالہ ٹائم مارچ ۱۹۷۶ء کے مطابق اس فرقے کی تعداد امریکہ میں چالیس ہزار سے ستر ہزار تک بتائی جاتی ہے۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔
(مینیجر)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
کے لئے اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ۔ راوی روڈ۔ لاہور
(گورنمنٹ کنٹریکٹر) پر تشریف لاویں
فون ۶۰۲۲۰ ۵۳۴۲۰ رہائشی ۶۲۹۳۰
فیکٹری۔ رچنا ٹاؤن ۷۱۰۷۰۰
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

شکاریات

تحریر:- جِم کاربٹ
ترجمہ:- جناب میجر منظور احمد۔ ریٹائرڈ۔ ساہیوال

باتیں جنگل کی

اژدہے کا انجام

افسوس کہ جس اژدھے کا ذکر ہم نے پچھلی قسط میں کیا تھا وہ دو اُود بلاؤں کے ہاتھوں مارا گیا۔ اُود بلاؤ حضرات بھی اکثر اژدہوں اور مگرمچھوں کو محض تفریح طبع اور علّتِ بیکاری کی بناء پر ہلاک کر دیتے ہیں کیونکہ ان جانوروں کا گوشت کھاتے ہوئے انہیں کبھی نہیں دیکھا گیا۔ اُود بلاؤ جس مہارت سے اژدھے یا مگرمچھ کو ہلاک کرتے ہیں اس کا بیان دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ ان کا طریق واردات یہ ہے کہ ایک اُود بلاؤ اژدھے یا مگرمچھ کی ایک طرف سے آتا ہے اور گردن پر کاٹ کھاتا ہے۔ جونہی وہ پلٹ کر جوابی حملہ کرنے لگتا ہے۔ دوسرا ساتھی دوسری جانب سے اسی بلا کی تیزی سے آکر گردن پر وار کر دیتا ہے کہ اژدھے یا مگرمچھ کو حملے کی مہلت ہی نہیں ملتی۔ جب وہ اس دوسرے اُود بلاؤ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو پہلا اُود بلاؤ پھر وار کر چکتا ہے اس طرح سے باری باری وہ دونوں اطراف سے کاٹ کاٹ کر اس جانور کی جان لے لیتے ہیں۔

ایک بار ہمارے جنگل میں شیروں کے ایک جوڑے اور ہاتھی کی جنگ کا مدت تک اخباروں میں چرچا رہا۔ اور اس خوفناک جنگ کی وجوہات موضوعِ بحث بنی رہیں۔ بعض کا خیال تھا کہ ہاتھی نے ان کے کسی بچے کو گزند پہنچایا ہوگا۔ جس کا بدلہ لینے کے لئے انہوں نے ہاتھی سے جنگ کی ٹھانی۔ کچھ یہ رائے ظاہر کرتے تھے کہ ہاتھی ان کی تنہائی میں مخل ہوا ہوگا۔ کچھ یہ بھی کہتے تھے کہ بھوک کی مجبوری شیروں کے لئے اس عظیم اور خطرناک مہم کا محرک بنی۔ ان میں سے کوئی بات بھی درست نہ تھی۔ خوش قسمتی سے مجھے کچھ چشم دید گواہ مل گئے تھے جنہوں نے اس مہیب جنگ کا بچشمِ خود نظارہ کیا تھا۔

ایک صبح علاقے کے نائب تحصیلدار صاحب کا ٹیلیفون آیا کہ ایک مردہ ہاتھی کے کریا کرم کے لئے کس قدر لکڑی اور مٹی کا تیل درکار ہوگا؟۔ تفصیلات پوچھنے پر انہوں نے دو شیروں اور ایک ہاتھی کی جنگ کا واقعہ بیان کیا۔ چنانچہ میں یہ سُن کر فوراً جائے وقوعہ پر پہنچا۔ ہُوا یوں تھا کہ دو ملاح دریا پر مچھلیاں پکڑنے گئے تھے۔ غروبِ آفتاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کے قریب وہ گاؤں کی طرف واپس چلے۔ ان کا گاؤں کوئی دو میل تھا۔ اور درمیان میں کوئی چالیس گز چوڑی کم گہرے پانی کی ایک ندی حائل تھی۔ جونہی وہ گھنی جھاڑیوں سے نکل کر جنگل کی جانب چلے تو انہیں پار کنارے پر دو شیر دکھائی دیئے۔ وہ لوگ چونکہ ایسی صورت حال کے عادی تھے۔ اور جانتے تھے کہ اگر چپ سادھ کر کوئی بیٹھا رہے تو درندے تعرض نہیں کرتے لہٰذا وہ سرکنڈوں کی اوٹ میں بیٹھکر انتظار کرنے لگے کہ شیر وہاں سے ہٹیں تو وہ اپنی راہ لیں اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک دیو قامت ہاتھی نمودار ہوا۔ یہ ہاتھی علاقہ میں کافی معروف تھا۔ کیونکہ اسے جنگلات کے ڈاک بنگلوں کے ستونوں کے ساتھ کوئی چڑ تھی اور گاہے بگاہے ان ستونوں کو کھینچ گراتا تھا جس سے چھتیں بھی نیچے آرہتی تھیں۔ یہ ہاتھی انسانوں کو عموماً کچھ نہیں کہتا تھا۔ ہاتھی شیروں کو دیکھتے ہی چنگھاڑا۔ اور سونڈ اٹھائے ہوئے سیدھا ان کی طرف چلا۔ شیر بھی ہاتھی کے ارادوں سے باخبر ہو گئے۔ جیسے ہاتھی قریب پہنچا ایک شیر نے آگے پینترا بنایا اور دوسرے نے چکر کاٹ کر پیچھے سے جست لگائی اور ہاتھی کی پشت پر اپنے پنجے گاڑ دیئے۔ ہاتھی نے سونڈ بلٹا کر اسے پکڑنا چاہا مگر سامنے والے شیر نے اچھل کر اس کے سر اور آنکھوں پر حملہ کر دیا۔ اب ہاتھی غصے سے پاگل ہو گیا تھا تینوں جانوروں کی خوفناک دہاڑوں اور چنگھاڑوں سے زمین دہل رہی تھی۔

ماہی گیر حضرات تو مچھلیاں وغیرہ چھوڑ چھاڑ کسی طریقے سے گاؤں پہنچ گئے وہاں بھی اس جنگ کی مہیب آوازیں پہنچ رہی ہیں ماہی گیروں کے بتانے پر بہت سے من چلے ندی کے اونچے کنارے پر جنگ کا نظارہ کرنے پہنچ گئے مگر جب جانوروں کا رخ انہی کی جانب ہوا تو بھگدڑ مچی اور سب لوگ گاؤں میں آکر دروازے بند کر کے بیٹھ رہے۔ ایک ریٹائرڈ افسر کا بنگلہ ندی کے عین اوپر کنارے پر واقع تھا۔ انہوں نے بتایا کہ یہ ہیبت ناک لڑائی کوئی آدھی رات تک جاری رہی۔ اور جس قدر خوفناک اور دل دہلا دینے والی آوازیں اس دوران میں انہوں نے سنیں وہ زندگی بھر میں پہلے کبھی نہ سنی تھیں

جب ہاتھی کی میت کو دیکھا گیا تو اندازہ ہوا۔ کہ موت زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے ہوئی تھی اس کا گوشت نہیں کھایا گیا تھا۔ جائے وقوعہ کا مزید معائنہ اور مطالعہ کرنے پر یہ بھی معلوم ہوا کہ شیروں کے پہلے ہی ہلے میں ہاتھی کی آنکھیں چلی گئی تھیں جس کی وجہ سے وہ ایک قسم کی بیچارگی کا شکار ہو گیا تھا۔ نہ وہ اپنے دشمنوں کی حرکات و سکنات کو دیکھ سکتا تھا اور نہ ہی زمین کو۔ نتیجۃً وہ ایک کھسکنے والے گول پتھروں والی جگہ میں پھنس کر رہ گیا تھا۔ جہاں وہ جم کر کھڑا بھی نہ رہ سکتا تھا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

معلوم ہوتا ہے وہ شیروں کو دھمکا کر اپنا راستہ صاف کرنا چاہتا تھا۔ مگر کسے معلوم تھا کہ آخر کار وہ ایک جان لیوا جنگ میں ملوث ہو جائیگا کالا ڈنگی کا جنگل بہر حال ڈیڑھ من وزنی دانتوں والے ایک عالی مرتبہ ہاتھی سے خالی ہو گیا۔

چیرنے پھاڑنے والے جانور اپنے شکار کی جان کیسے لیتے ہیں :-

تعاقب کر کے شکار کرنے والے جانور عموماً اپنے شکار کو دانتوں سے ہلاک کرتے ہیں۔ مگر گھات لگا کر شکار کرنے والے جانور اپنے مضبوط اور تیز ناخنوں سے پہلے اپنے شکار کو پکڑ تے ہیں۔ پھر اگر ضروری ہو تو اسے ناکارہ کرتے ہیں اور اس کے بعد دانتوں کی مدد سے اس کی روح کو قفسِ عنصری سے آزاد کر دیتے ہیں۔ سینگوں والے جانوروں پر درندے سامنے سے بہت کم حملہ کرتے ہیں کیونکہ سینگ کافی گہرے زخم لگا سکتے ہیں۔ ان پر حملہ عموماً عقب سے یا بغلی اطراف سے کیا جاتا ہے پہلے اچھل کر شکار کو پکڑ لیتے ہیں پھر بجلی کی سی تیزی کے ساتھ اس کی گردن مروڑ کر اسے زمین کے ساتھ لگا کر بے بس کر دیتے ہیں مگر خود بڑی احتیاط کے ساتھ شکار کی ٹانگوں کی زد سے باہر رہتے ہیں کیونکہ سانبھر اور چیتل کی ایک بھرپور ٹھوکر شیر اور چیتے کا پیٹ پھاڑ دینے کی قوت رکھتی ہے۔ پنجوں سے گردن قابو کر لینے کے بعد وہ اپنے دانت اس کی گردن میں گاڑ دیتے ہیں

ریچھ چونکہ گوشت خور جانور نہیں ہے اس لئے اس کے دانت اور پنجے کماحقہٗ چیرنے پھاڑنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ تاہم کبھی کبھی وہ بھی دوسرے جانوروں کو ہلاک کر دیتا ہے۔ مگر بہت ہی بھدے طریقے سے :۔ (باقی)

تبصرہ

نوٹ :- تبصرہ کے لئے کتاب کی دو کاپیاں ادارہ کو بھجوانی ضروری ہیں۔ (ادارہ)

جماعت احمدیہ کی مقدس بستی

"قادیان"

"قادیان" جماعت احمدیہ کا پہلا مقدس مرکز ہے جناب قیوم شاہد نے اس عنوان سے ۴۴ صفحات کا ایک کتابچہ مرتب کیا ہے جس کا پہلا حصہ نثر میں قادیان سے متعلق مفید معلومات پر مشتمل ہے۔ اور دوسرے حصہ میں قادیان کے بارہ میں تیس احمدی شعراء اور پانچ احمدی شاعرات کا منظوم کلام پیش کیا گیا ہے۔

نئی نسل کو قادیان کے بارہ میں مفید معلومات بہم پہنچانے، اس کی یاد دلوں میں اجاگر کرنے اور اس کا تقدس ذہنوں میں تازہ رکھنے کیلئے اس کتابچہ کی خاصی افادیت ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر دے۔

قیمت کاغذ ادنیٰ -/۴ روپے۔ اعلیٰ کاغذ ۵/ روپے

قیوم اکیڈمی ۱/۹ دارالرحمت۔ ربوہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سالانہ رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۷۸-۱۹۷۷ء

از مکرم منیر احمد صاحب بسمل معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

۱۔ اعتماد	۷۷-۷۵ء		۷۹-۷۷ء
تعداد انتخاب۔	۶۸۷	تعداد انتخاب۔	۷۱۳
کل مجالس	۷۲۷	کل مجالس	۷۵۱
۲ عاملہ	۷۷-۱۹۷۶ء ۴۵۴	عاملہ	۷۸-۱۹۷۷ء ۵۰۷
۳۔ ڈاک	۷۷-۷۶ء		۷۸-۷۷ء
آمد ڈاک	۷,۸۲۲		۹,۲۰۲
روانگی ڈاک بیرون	۳۴,۵۹۶		۵۱,۰۴۷
روانگی ڈاک لوکل	۱,۹۸۲		۲,۲۸۰
۴۔ ماہوار رپورٹ کارگزاری۔	۷۷-۱۹۷۶ء		۷۸-۱۹۷۷ء
جتنی رپورٹیں آنی تھیں	۷,۹۰۹		۹,۱۵۶
جتنی آئیں۔	۴,۲۹۶		۴,۵۳۹
تعداد مجالس جنہوں نے ایک بھی رپورٹ نہیں بھجوائی	۱۸۲		۱۹۸
جنہوں نے صرف ایک ہی رپورٹ بھجوائی۔	۱۶		۳۰
۵۔ تجنید	۷۷-۱۹۷۶ء		۷۸-۱۹۷۷ء
کل مجالس	۷۲۷		۷۵۱
آمدہ تجنید	۵۲۵		۶۳۸
۶۔ مال	۷۷-۱۹۷۶ء		۷۸-۱۹۷۷ء
آمدہ بجٹ خدام	۵۷۶		۷۰۰
بجٹ اطفال	۴۹۶		۶۱۳
۷۔ صفر وصولی والی مجالس	۷۷-۱۹۷۶ء ۱۵۳		۷۸-۱۹۷۷ء ۱۰۳

Digitized By Khilafat Library Rabwah

۸۔ بجٹ حصہ مرکز ۷۷-۱۹۷۶ء

	چندہ مجلس خدام	اجتماع خدام	تعمیر ہال	مجلس اطفال	اجتماع اطفال
بجٹ:۔	۱,۹۸,۹۰۰	۵۰,۰۰۰	۴۵,۰۰۰	۴,۰۰۰	۵,۰۰۰
وصولی:۔	۲,۰۰,۱۶۰	۵۱,۲۴۰	۳۲,۳۷۱	۵,۲۰۳	۶,۱۲۰

۹۔ بجٹ حصہ مرکز ۷۸-۱۹۷۷ء

	چندہ مجلس خدام	اجتماع خدام	تعمیر ہال	مجلس اطفال	اجتماع اطفال
بجٹ	۲,۱۹,۱۸۰	۵۵,۰۰۰	۴۵,۰۰۰	۷,۰۰۰	۷,۰۰۰
وصولی:۔	۲,۳۱,۷۳۴	۶۰,۱۷۰	۳۸,۶۲۸	۸,۰۳۸	۷,۱۳۰

۱۰۔ ڈاک شعبۂ مال

	۷۷-۱۹۷۶ء	۷۸-۱۹۷۷ء
آمد ڈاک	۲,۳۲۲	۱,۷۵۰
روانگی ڈاک	۲۱,۳۴۰	۲۹,۶۸۰

۱۱۔ شعبۂ تعلیم۔

	۷۷-۱۹۷۶ء	۷۸-۱۹۷۷ء
حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا باقاعدہ مطالعہ کرنے والی مجالس	۲۶۴	۳۵۷
مرکزی امتحان میں شامل ہونیوالی مجالس	۲۳۸	۲۵۶
کل آمد پرچے	۲,۰۷۷	۲,۲۳۳
مقالہ نویسی۔ کل مقالہ جات	۲۶	۱۶

۱۲۔ شعبۂ اطفال۔

	۷۷-۱۹۷۶ء	۷۸-۱۹۷۷ء
اعتماد		
جتنی رپورٹیں آنی چاہئیں تھی۔	۸,۵۸۰	۸,۳۰۴
جتنی آئیں	۲,۸۶۰	۳,۰۲۲

	۷۷-۱۹۷۶ء	۷۸-۱۹۷۷ء
تجنید		
کل مجالس	۷۱۵	۷۳۰
موصولہ تجنید	۳۹۴	۴۹۰

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ڈاک	۱۹۷۶-۷۷ء	۱۹۷۷-۷۸ء
آمد	۳,۰۲۴	۳,۶۹۵
روانگی	۱۲,۸۷۰	۱۷,۶۹۳

تعلیم	۱۹۷۶-۷۷ء	۱۹۷۷-۷۸ء
مرکزی امتحان میں شامل کل مجالس	۱۴۲	۲۲۱
کل تعداد موصولہ پرچہ جات	۲,۴۰۴	۲,۸۱۵
کل تعداد مقالہ جات	۱۹	۲۸

۱۳- سالانہ تربیتی کلاس:- ۱۹۷۷ء میں تربیتی کلاس منعقد نہ ہو سکی۔ ۱۹۷۶ء میں ہونے والی تربیتی کلاس سے تقابلی جائزہ پیش خدمت ہے:

	۱۹۷۶ء	۱۹۷۸ء
کل مجالس	[illegible]	۷۶۴
شامل مجالس	۲۲۶	۳۳۷
تعداد شامل خدام	۵۵۹	۴۹۹

۱۴- سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔

	۱۹۷۷ء	۱۹۷۸ء
کل مجالس	۷۲۰	۷۵۱
شامل مجالس	۴۹۹	۶۴۹ + ۴ بیرون
شامل خدام	۳,۸۱۰	۵,۵۲۰

۱۵- سالانہ رپورٹ شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔

سارا سال خدا کے فضل سے رسائل خالد و تشحیذ الاذہان باقاعدگی سے شائع ہوتے رہے گزشتہ سال کی نسبت رسائل کی خریداری میں دُگنا اضافہ ہوا۔

	۱۹۷۶-۷۷ء	۱۹۷۷-۷۸ء
تعداد اشاعت ماہنامہ خالد۔	۱,۸۰۰	۳,۴۰۰
" " تشحیذ الاذہان۔	۳,۰۰۰	۴,۰۰۰

تصحیح:- ماہ جنوری کے شمارہ خالد میں جناب قیوم شاہد کی کتاب "نافلہ موعود" پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ سہواً کتابچہ کا نام "نافلہ محمود" لکھا گیا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں کتاب کا نام "نافلہ موعود" ہے۔ (ادارہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah
بشیر انجینئرنگ انڈسٹریز لمیٹڈ
ایسوسی ایٹس آف
میسرز بشیر اینڈ کمپنی
ایکسپورٹر اینڈ امپورٹر
گورنمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیدار برائے ملٹری ریلوے ٹیلیگراف ٹیلیفون واپڈا اور دوسرے شعبہ جات
لوہے کے جستی تار نیز کاسٹ آئرن کے گھریلو استعمال
کے سیوریج پائپ اور لوہے کی ہر قسم کی چادروں کیلئے
ہمیں خدمت کا موقع دیں
ہیڈ آفس:- حمید منزل ۸۹ انارکلی لاہور
فون
۴۱۳۳۲۲-۵۲۷۸۳
شاخیں:-
(۱) لوہا مارکیٹ لاہور (فون نمبر ۵۶۰۲۳)
(۲) کے ایم سی ۷۷ گارڈن مارکیٹ لارنس روڈ کراچی (فون نمبر ۷۸۵۶۲)
فیکٹری:- ۲۲ کلومیٹر لاہور شیخوپورہ روڈ لاہور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

شال کی مشہور دکان

الفردوس

۸۵ - بی - انارکلی - لاہور

الفردوس شال ہاؤس

ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں

زنانہ و مردانہ - دھسے اور گرم مردانہ تھوک و پرچون

واجبی داموں پر دستیاب ہیں - نیز ریڈی میڈ کرتے

شلواریں سوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں -

الفردوس شال ہاؤس

۸۵ - انارکلی - لاہور

خالص سونے چاندی کے زیورات

جدید ڈیزائنوں میں بنوانے اور خرید فروخت کیلئے

ــــ نیز ــــ

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

سندھی فیشن "کوکے" ہر وقت دستیاب ہیں -

محمود گولڈ سمتھ

گولبازار - ربوہ - فون: ۶۸۱

ــــ پروپرائٹرز ــــ

چوہدری محمود احمد - گلزار احمد - راجپوت

• مرچ کنزی • بیج چارہ • لوسن

شفتل • برسیم وغیرہ ــــ کی

خرید و فروخت کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں

انصاف کمپنی

پرانی غلہ منڈی - فیصل آباد

فون: ۲۶-۲۷۹۲۶

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خرید ــــ اور

نسخہ جات کی تیاری کے لئے

لائق صد اعتماد مرکز

الکیمسٹس

فون

۴۱۶۶۴

(EL-KEMISTS)

سیٹلائٹ ٹاؤن - راولپنڈی

منظور شدہ کیمسٹس برائے واپڈا ریڈیو پاکستان

پاکستان اٹامک انرجی کمیشن ایچ - ایف ایف اور

نیسپاک NES PAK

کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں -

Digitized By Khilafat Library Rabwah